بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 33

شرح چندہ
سالانہ 850روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈیا
80ڈالرامریکن
یا 60یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

www.akhbarbadr.in

29/محرم 1445 ہجری قمری ● 17/ظہور 1402 ہجری شمسی ● 17/اگست 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمۡ یُفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ اُولٰٓئِکَ سَوۡفَ یُؤۡتِیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ

(النساء:153)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کے اندر کسی کے درمیان تفریق نہ کی یہی وہ لوگ ہیں جنہیں وہ ضرور ان کے اجر عطا کرے گا۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11/اگست 2023 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

مردوں سے مدد مانگنے کا خدا نے کہیں ذکر نہیں کیا، جو چاہتا ہے کہ خدا کو پائے اور حیّ وقیوم خدا کو پائے تو وہ زندوں کو تلاش کرے کیونکہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے نہ مُردہ۔ جن کا خدا مُردہ ہے، جن کی کتاب مُردہ، وہ مُردوں سے برکت چاہیں تو کیا تعجب ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مُردہ سے مدد مانگنا جائز نہیں

ساری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ مُردوں سے مدد مانگنے کا خدا نے کہیں ذکر نہیں کیا، بلکہ زندوں ہی کا ذکر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا جو اسلام کو زندوں کے سپرد کیا۔ اگر اسلام کو مُردوں پر ڈالتا تو نہیں معلوم کیا آفت آتی۔ مُردوں کی قبریں کہاں کم ہیں۔ کیا ملتان میں تھوڑی قبریں ہیں۔ ''گرد و گرما گدا و گورستان'' اس کی نسبت مشہور ہے۔ میں بھی ایک بار ملتان گیا۔ جہاں کسی کی قبر پر جاؤ مجاور کپڑے اتارنے کو گرد ہو جاتے ہیں۔ پاک پٹن میں مردوں کے فیضان سے دیکھ لو کیا ہو رہا ہے؟ اجمیر میں جا کر دیکھو، بدعات اور محدثات کا بازار کیا گرم ہے۔ غرض مُردوں کو دیکھو گے تو اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ ان کے مشاہدہ میں سوا بدعات اور ارتکاب مناہی کے کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے جو صراط مستقیم مقرر فرمایا ہے وہ زندوں کی راہ ہے، مُردوں کی راہ نہیں۔ پس جو چاہتا ہے کہ خدا کو پائے اور حیّ و قیوم خدا کو پائے تو وہ زندوں کو تلاش کرے، کیونکہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے نہ مُردہ، جن کا خدا مُردہ ہے، جن کی کتاب مُردہ، وہ مُردوں سے برکت چاہیں تو کیا تعجب ہے۔ لیکن اگر سچا مسلمان جس کا خدا زندہ خدا، جسکا نبی زندہ نبی، جس کی کتاب زندہ کتاب ہے اور جس دین میں ہمیشہ زندوں کا سلسلہ جاری ہو اور ہر زمانہ میں ایک زندہ انسان خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کرنے والا آتا ہو، وہ اگر اس زندہ کو چھوڑ کر بوسیدہ ہڈیوں اور قبروں کی تلاش میں سرگرداں ہو تو البتہ تعجب اور حیرت کی بات ہے!!!

زندوں کی صحبت تلاش کرو

پس تم کو چاہیے کہ تم زندوں کی صحبت تلاش کرو اور بار بار اُسکے پاس آکر بیٹھو۔ ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دو مرتبہ میں تاثیر نہیں ہوتی۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوئی۔ جو سلسلہ منہاج نبوۃ پر قائم ہوگا اس میں بھی تدریجی ترقی کا قانون کام کرتا ہوگا۔ پس چاہیے کہ صحابہؓ کی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر یہاں آکر بار بار اور عرصہ تک صُحبت میں رہو تا کہ تم دیکھو جو صحابہؓ نے دیکھا اور وہ پاؤ جو ابو بکرؓ اور عمرؓ اور دیگر رضی اللہ عنہم نے پایا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 476، مطبوعہ 2018 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرض کا کچھ حصہ معاف کر دینا

(2418) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (حضرت عبد اللہ) بن ابی حَدْرَدْؓ سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا جو اُن کے ذمہ تھا۔ اُن دونوں کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنیں حالانکہ آپؐ اپنے گھر میں تھے۔ اس پر آپؐ اُن کی طرف آئے اور اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر آواز دی: کعبؓ! انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے اس قرضے سے اتنا چھوڑ دو، اور اُن کو اشارہ سے بتایا یعنی آدھا۔ حضرت کعبؓ نے کہا: یا رسول اللہ! مَیں نے چھوڑ دیا۔ تب آپؐ نے (عبد اللہؓ سے) فرمایا: اٹھو اور اس کا قرضہ ادا کرو۔

نماز باجماعت کی اہمیت

(2420) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَیں یہ ارادہ کرنے لگا تھا کہ نماز پڑھنے کا حکم دوں اور وہ شروع کی جائے پھر اس کے بعد ایسے لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ وہ اندر ہوں اور مَیں باہر سے اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الخصومات، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اپنے ربّ کی زیارت ہے اور زیارت الٰہی ایک انعام ہے اور کوئی عقلمند انسان اپنے محبوب کی زیارت کو چٹی نہیں سمجھے گا

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 80 وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

تَہَجَّدۡ بِہٖ میں ہ کی ضمیر قرآن کریم کی طرف پھرتی ہے اور مراد یہ ہے کہ اس نماز میں تلاوت قرآن پر خاص زور ہونا چاہئے۔

تہجد کے معنی سو کر اٹھنے کے ہوتے ہیں۔ اس لئے تہجد کی نماز سے پہلے سونا ضروری ہے۔ جو لوگ ساری رات جاگنے کے چلّے کھینچتے ہیں وہ عبادت نہیں کرتے۔ شریعت کے منشاء کو باطل کرتے ہیں ایسی عبادت قرآن کریم کے منشاء کے خلاف ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ پہلی رات سوتے تھے اور آخر رات میں اٹھ کر تہجد پڑھتے تھے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ عبادت کا موقع دینا ایک احسان الٰہی ہے مگر افسوس ان لوگوں پر جو نماز کو چٹی سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اپنے ربّ کی زیارت ہے اور زیارت الٰہی ایک انعام ہے اور کوئی عقلمند انسان اپنے محبوب کی زیارت کو چٹی نہیں سمجھے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو عبادت کی شان ہی یہ بتائی ہے کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَاِنۡ لَّمۡ تَکُنۡ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (مسلم، جلد اوّل، کتاب الایمان) یعنی صحیح نماز یہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کو دیکھ لے یا کم سے کم نماز کے وقت یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ پس اتنے بڑے انعام کو چٹی سمجھنا سخت ظلم ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کے بڑے انعامات میں سے ہے۔ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ انسان ایک نماز بھی چھوڑے تو وہ نمازی نہیں کہلا سکتا کیونکہ حکم اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃ کا ہے اور وہ دوام کو چاہتا ہے۔ جب ایک بھی نماز چھوڑ دی گئی تو دوام نہ رہا۔

نَافِلَۃً لَّکَ سے اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ عبادت کا موقعہ دینا ہمارا ایک احسان ہے یا ممکن ہے کہ تہجد کی نماز پہلے انبیاء پر واجب نہ کی گئی ہو۔ اس صورت میں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ یہ عبادت کا موقعہ خاص تیرے لئے انعام ہے۔

مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا۔ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا میں ایک بہت بڑی پیشگوئی کی گئی ہے۔ دنیا میں کسی شخص کو بھی اتنی گالیاں نہیں دی گئیں جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی گئیں ہیں۔ ڈاکو، بدکار، بدمعاش، فاسق سے فاسق انسان کو ان گالیوں کے کروڑویں حصہ کے برابر بھی گالیاں نہیں دی جاتیں جتنی کہ آج تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی گئی ہیں، مقام محمود عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان گالیوں کا آپ کو صلہ دیا ہے۔ فرمایا ہے جس طرح دشمن گالیاں دیتا ہے، ہم مومنوں سے تیرے حق میں درود پڑھوائینگے اسی طرح عرش سے خود بھی تیری تعریف کریں گے۔ اس کے مقابل پر دشمن کی گالیاں کیا حیثیت رکھتی ہیں۔

مقام محمود سے مراد مقام شفاعت بھی ہے کیونکہ جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے سب اقوام کے لوگ سب نبیوں کے پاس سے مایوس ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس شفاعت کی غرض سے آئیں گے اور آپ شفاعت کریں گے۔ اس طرح گویا ان سب اقوام کے مونہہ سے آپ کیلئے اظہار عقیدت کروا دیا جائیگا جو اس دنیا میں آپ کو گالیاں دیتی تھیں اور یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا مقام محمود ہے۔

مقام محمود سے مراد میرے نزدیک خروج مہدی بھی

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

اس شمارہ میں

جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار منصف حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 28/جولائی 2023 (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مغربی کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے آن لائن ملاقات

اعلان نکاح از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

پیغام حضور انور بر موقع اجتماع انصار اللہ ہالینڈ

خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب | نماز جنازہ حاضر وغائب

وصایا | خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

”مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار“

(منظوم کلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار منصف حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

گزشتہ دنوں صوبہ آندھرا پردیش کے وقف بورڈ کی طرف سے یہ بیان جاری کیا گیا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور جماعت احمدیہ مسلمہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا جس پر اقلیتی امور کی مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی نے 26 جولائی 2023 بروز بدھ، وقف بورڈ آندھرا کے اس قدم کو غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ریاست کے وقف بورڈ کو، کسی بھی شخص یا برادری کو مذہب سے خارج کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ انہوں کہا کہ تمام وقف بورڈ، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے ایکٹ کے تحت آتے ہیں۔ کوئی بھی وقف بورڈ ملک کی پارلیمنٹ کے وقار کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور قوانین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرسکتا جو پارلیمنٹ میں بنائے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وقف بورڈ کو ایسی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ جاری کردہ فتویٰ کو حکومت کے احکام میں تبدیل کردیں، ہم نے اس مسئلہ پر چیف سیکرٹری آندھرا پردیش سے جواب مانگا ہے۔

اسمرتی ایرانی کے اس بیان پر مسلمان علماء، تنظیم اور اخبارات نے اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا ہے اور اسمرتی ایرانی کے بیان کو غلط ٹھہراتے ہوئے وقف بورڈ کے بیان کو درست اور جائز قرار دیا اور جماعت احمدیہ کے کافر اور غیر مسلم ہونے پر اپنی من گھڑت اور بے تکی دلیلیں دی ہیں۔ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ بعض جھوٹے اور انتہائی ناواجب اور بے بنیاد الزامات بھی جماعت پر عائد کئے ہیں۔ انشاء اللہ ہم انکی تمام من گھڑت، بے تکی اور بے ثبوت اور جھوٹی باتوں کا تفصیل سے جواب دیں گے۔

جمعیۃ علماء ہند نے ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے میں وقف بورڈ آندھرا پردیش کا مؤقف درست ہے اور اس سلسلے میں مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی کا اصرار بے جا اور غیر منطقی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے جماعت احمدیہ مسلمہ کو غیر مسلم قرار دینے کے سلسلہ میں کیا دلیلیں دی ہیں اس کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں۔ جمعیۃ نے اپنے پریس ریلیز میں لکھا ہے :

”اسلام کی بنیاد دو اہم عقیدوں پر ہے۔ (1) توحید یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنی ذات وصفات میں ایک ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دینا۔ (2) رسالت یعنی حضرت محمد ﷺ خدا کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ آپ پر وحی ونبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور آپ کی شریعت آخری اور مکمل شریعت ہے۔ ان اسلامی عقیدوں کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسا مؤقف اختیار کیا جو عقیدہ ختم نبوت کے سراسر خلاف ہے۔ اس اصولی اور واقعی اختلاف کی موجودگی میں قادیانیت کو اسلامی فرقوں میں شمار کرنے کی کوئی بنیاد موجود نہیں ہے اور امت اسلامیہ کے تمام ہی مکاتب فکر اس فرقہ کے غیر مسلم ہونے پر متفق ہیں۔

اس سلسلے میں معروف تنظیم ’رابطہ عالم اسلامی‘ نے اپنے اجلاس 6 تا 10/اپریل 1974 میں ایک سو دس ملکوں سے آئے ہوئے مسلم تنظیموں کے نمائندوں کے اتفاق رائے سے قادیانیت کے متعلق تجویز منظور کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ یہ گروہ اسلام سے خارج اور مسلم دشمن ہے۔“

گویا جمعیۃ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کو اس وجہ سے غیر مسلم قرار دیا ہے کہ :

☆ جماعت احمدیہ مسلمہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان نہیں رکھتی اور اس کو اپنی ذات وصفات میں ایک نہیں مانتی۔
☆ جماعت احمدیہ مسلمہ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتی۔
☆ آنحضرت ﷺ پر وحی ونبوت کا سلسلہ ختم نہیں مانتی اور آپؐ کی شریعت کو آخری اور مکمل شریعت نہیں مانتی۔
☆ امت اسلامیہ کے تمام ہی مکاتب فکر اس فرقہ کے غیر مسلم ہونے پر متفق ہیں۔
☆ رابطہ عالم اسلامی نے اعلان کیا تھا کہ یہ گروہ اسلام سے خارج اور مسلم دشمن ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ذات وصفات کے متعلق اور آنحضرت ﷺ کے متعلق جو باتیں جمعیۃ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف منسوب کی ہیں وہ سب جھوٹ کے ایک بدبودار پلندہ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ہم ان تمام اعتراضات واتہامات کا جواب تفصیل سے دیں گے۔ سرِ دست صرف اس قدر کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ذات وصفات پر کامل ایمان رکھتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو دل وجان سے خاتم النّبیین مانتی ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی صفات پر جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے اگر کوئی ایمان نہیں رکھتا تو وہ جمعیۃ کے علماء اور اِن جیسے دیگر علماء ہیں۔ اور اگر کوئی آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین نہیں مانتا تو وہ بھی جمعیۃ اور ان جیسے علماء کا گروہ ہے اور یہ بات ہم دلائل سے انشاء اللہ ثابت کریں گے۔

پھر روزنامہ منصف حیدرآباد نے تو دلآزاری، اور جھوٹ بولنے میں جمعیۃ سے بھی ایک قدم آگے رکھا ہے۔ اس نے اپنے 25 جولائی کے شمارہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ پر بعض انتہائی جھوٹے الزامات عائد کئے ہیں۔ منصف کا وہ مضمون اسی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔ منصف کے بعض اتہامات کو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں جن کا ہم انشاء اللہ آئندہ شماروں میں جواب دیں گے۔ منصف لکھتا ہے :

- جمعیۃ علماء ہند، جماعت اسلامی، جمعیۃ اہل حدیث، سنی علماء کونسل اور خاص کر مسلم پرسنل لاء بورڈ...... پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے دیگر مذاہب کے تعلق سے اعتقادات اور ماضی میں انگریزوں کے ساتھ مل کر کی گئی سازشوں سے واقف کروائیں۔
- مرزا غلام احمد قادیانی نے مجددیت، محدثیت، مہدویت، مثلیت مسیح، مسیحیت، ظلی نبی، بروزی نبی، حقیقی نبی، ظل محمد ﷺ حتی کہ خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔
- خود قادیانی ہم مسلمانوں کو مسلمان نہیں مانتے، گویا کہ انکی نظر میں ہم مسلمان کافر ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب تذکرہ صفحہ نمبر 519 پر یہ فتویٰ دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مؤاخذہ ہے۔
- ایک اور جگہ مرزا نے لکھا : اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (رسالہ دعوت قوم، رخ 11، صفحہ 62، حاشیہ)
- اگر اس فتنہ کا سد باب نہیں کیا گیا تو وہ دن دور نہیں جب وہ حکومت کو غلط باور کرواتے ہوئے مسلمانوں کی مساجد اور اداروں پر قبضے کرنے لگ جائیں۔

ان تمام اعتراضات کا جواب ہم انشاء اللہ آئندہ شماروں میں دیں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

منصف

منگل۔ ۲۵/جولائی ۲۰۲۳ء م ۶/محرم الحرام ۱۴۴۵ھ

قادیانیوں کی نشاطات خبیثہ اور ملت اسلامیہ ہند

بھارتیہ جنتا پارٹی کے مرکز اور مختلف ریاستوں میں اقتدار میں آنے کے بعد اسلام دشمن طاقتیں یہ سمجھ کر کہ انہیں حکومت وقت کی پشت پناہی حاصل ہوگی اور جب تک یہ حکومت رہے گی انہیں مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے اور ان پر کاری ضرب لگانے کا موقع حاصل رہے گا مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگی ہیں تو بھلا قادیانی کب پیچھے رہنے والے ہیں۔ اس گروہ نے یہ دیکھا کہ کچھ شرپسند طاقتیں مسلمانوں سے ابنائے وطن کو بدظن کرنے کے لئے ’کافر‘ اصطلاح کا استحصال کرنے لگی ہیں تو اس نے بھی اپنی نشاطات خبیثہ کا آغاز کردیا اور حکومت کی ہمدردیاں بٹورنے کے لئے یہ باور کروانے لگی ہے کہ مسلمان انہیں بھی کافر گردانتے ہیں اس لئے انہیں مسلمانوں کے ذریعہ مسلمان قرار دیا جائے‘ چنانچہ احمدیہ مسلم جماعت انڈیا نے چند دنوں قبل مرکزی حکومت سے ایک نمائندگی کرتے ہوئے یہ درخواست پیش کی کہ آندھرا پردیش وقف بورڈ نے جمعیۃ علماء ہند کے ایک فتویٰ کی اساس پر انہیں غیر مسلم اور کافر قرار دے دیا ہے جو کہ قانون وقف کے مغائر ہے‘ اس لئے مسلمانوں کو یہ ماننے پر مجبور کیا جائے کہ وہ بھی مسلمان ہیں۔ وزارت امور بہبود اقلیت سے کی گئی نمائندگی میں سال 2012ء میں متحدہ آندھرا پردیش کے وقف بورڈ کی جانب سے منظورہ قرارداد کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جس میں وقف بورڈ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو مسلمان تسلیم نہیں کیا تھا اور وقف بورڈ میں درج قادیانی اوقافی جائیدادوں کو خارج کردیا تھا۔ یاد رہے کہ مجاہد ملت مولانا غلام افضل بیابانی المعروف خسرو پاشاہ کے دور صدارت میں وقف بورڈ نے یہ تاریخی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی تھی۔ بدقسمتی سے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اس قرارداد کے خلاف ہائی کورٹ سے رجوع ہوتے ہوئے عبوری حکم التواء حاصل کیا تھا اور یہ درخواست ہنوز زیر تصفیہ ہے۔ اس نمائندگی کی اساس پر وزارت امور بہبود اقلیت نے ایک مکتوب چیف سکریٹری آندھرا پردیش کو روانہ کرتے ہوئے ان سے مداخلت کرنے کی خواہش کی۔ اس کے بارے جب اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں تو عام مسلمانوں میں ایک بے چینی پیدا ہوگئی اور آندھرا پردیش کے مسلمان‘ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے علماء خاص کر حیدرآباد کے علماء کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ کیا کرتے ہیں مگر افسوس کہ صرف انجمن تحفظ ختم نبوت کے کسی بھی ملی و دینی تنظیم نے اس کا نوٹ نہیں لیا۔ جمعیۃ علماء ہند‘ جماعت اسلامی‘ جمعیت اہل حدیث اور سنی علما کونسل اور خاص کر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کو چاہئے کہ وہ حرکت میں آئے اور مرکزی و ریاستی حکومتوں سے نمائندگی کرتے ہوئے حقیقی صورت حال سے واقف کروائے۔ ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے دیگر مذاہب کے تعلق سے اعتقادات اور ماضی میں انگریزوں کے ساتھ مل کر کی گئی سازشوں سے واقف کروائیں۔ غیر مسلم تو کجا مسلمانوں کی اکثریت بھی اس گروہ کی خباثتوں اور ریشہ دوانیوں سے واقف نہیں ہے۔ اس گروہ کے مؤسس اور بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹ اور فریب کا سہارا لیتا رہا مگر جب اس کی تصانیف کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کا فریب عیاں ہوجاتا ہے۔ اس نے مجددیت‘ محدثیت‘ مہدویت‘ مثلیت مسیح‘ مسیحیت‘ ظلی نبی‘ بروزی نبی‘ حقیقی نبی‘ ظل محمد صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ کہ خدا ہونے کا دعویٰ کیا‘ اس کے باوجود اس کو ماننے والے خود کو احمدی مسلمان کہلوانا پسند کرتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ مسلمان بھی انہیں ایسا ہی خیال کریں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے کے لئے ملک کے مسلمانوں کو مجبور کیا جاسکتا ہے؟ اور اگر حکومت ایسا کچھ کرتی ہے تو کیا ملت اسلامیہ ہند بغیر احتجاج کرے اس کو تسلیم کرلے گی جب کہ خود قادیانی ہم مسلمانوں کو مسلمان نہیں مانتے‘ گویا کہ ان کی نظر میں ہم مسلمان‘ کافر ہیں مگر وہ عوام کو کبھی نہیں بتاتے کہ ان کے گرو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے بڑے ان تمام مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں جو مرزا قادیانی کے دعوؤں کو قبول نہیں کرتے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب تذکرہ صفحہ نمبر 519 پر یہ فتویٰ دیتا ہے کہ ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے“۔ ایک اور جگہ مرزا نے لکھا ”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے“۔ (رسالہ دعوت قوم، رخ 11، صفحہ 62 حاشیہ)۔ یہ کس منہ سے خود کو ملت اسلامیہ کا حصہ قرار دیتے ہیں؟ ہمیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ حکومت اس ٹولہ پر کیا عنایتیں کرتی ہیں مگر حکومت کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ قادیانیوں کو مسلمان تصور کرنے کے لئے ہم کو مجبور کرے۔ اگر اس فتنہ کا بروقت سد باب نہیں کیا گیا تو وہ دن دور نہیں جب وہ حکومت کو غلط باور کرواتے ہوئے مسلمانوں کی مساجد اور اداروں پر قبضے کرنے لگ جائیں اس لئے ملی تنظیموں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بھی حکومت سے نمائندگی کرتے ہوئے اس معاملہ میں مداخلت سے باز رکھے۔ اگر ملت اسلامیہ ہند اس فتنہ کا بروقت نوٹ نہیں لیتی ہے تو مستقبل قریب میں سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا جس کے لئے ہماری نئی نسل ہمیں معاف نہیں کرے گی۔

خطبہ جمعہ

اس جلسے میں شامل ہونے کا ہمارا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد ہے

اپنی روحانی اور علمی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں امید رکھتا ہوں کہ بڑے احسن رنگ میں ہمارے کارکن اپنے انتظامات سنبھال سکیں گے

یہ جو فکر ہے کہ ایک وقفے کے بعد بہت زیادہ وسیع پیمانے پر جلسہ منعقد ہو رہا ہے اور کہیں کوئی انتظامی کمیاں ظاہر نہ ہوں

اللہ تعالیٰ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ان فکروں کو، انتظامیہ کی ان فکروں کو دُور فرما دے گا بشرطیکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی طرف ہر وقت متوجہ رہیں

ہمارے کام ہماری کسی ہوشیاری یا تجربے سے انجام نہیں پاتے بلکہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجام پاتے ہیں

مَیں کارکنوں سے کہتا ہوں کہ جس جذبے سے سب نے اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کیا ہے اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے

جتنے دن بھی ڈیوٹیاں ہیں انہیں سرانجام دیں اور جہاں مہمانوں کی خدمت کرنے کا حق ادا کریں وہاں یہ بات بھی نہ بھولیں کہ ہم نے

اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کرنا ہے، اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے اور اس ماحول سے ہر لحہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ذات کو بھی پاک بنائے رکھنے کی کوشش کرنی ہے

مختلف مرکزی شعبہ جات مثلاً مخزنِ تصاویر ہے، ریویو آف ریلیجنز ہے، تبلیغ وغیرہ کی مارکی ہے، آرکائیوز کی نمائش ہے انہیں دیکھیں اور اپنا دینی اور تاریخی علم بھی بڑھائیں

اگر اخلاق نہیں تو کچھ بھی نہیں، صرف کارکنان کی خوش اخلاقی سے ماحول پُر امن نہیں ہو سکتا بلکہ

تمام حاضرین کو خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہئے، عورتیں بھی اس بات کا خیال رکھیں اور مرد بھی اس بات کا خیال رکھیں

ہر ایک کو اس سوچ کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے پر اپنے بھائی کو ترجیح دینی ہے، اگر یہ سوچ ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہو جائے اور

اس سوچ کے ساتھ پیدا ہو جائے کہ میں نے دوسرے کا حق بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے ادا کرنا ہے تو ایسا معاشرہ پھر پیار اور محبت کا معاشرہ بن جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تین دن صرف ہمارے ترانے پڑھنے اور نظمیں پڑھنے کے اور پیار و محبت کے گن گانے کے دن نہ ہوں بلکہ

ان تین دنوں کی تربیت سے وہ جاگ لگے جو معاشرے میں پیار و محبت کی ایک ایسی فضا قائم کرنے والی ہو جو حقیقی اور اسلامی معاشرے کا طرّہ امتیاز ہے

میزبان کا یہ فرض ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حتی المقدور

مہمان کو آرام پہنچائے اور مہمانوں کو بھی معمولی تکلیفوں کو برداشت کرنے کا بہترین اجر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے

آج دس محرم بھی ہے، درود شریف پڑھنا چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ پڑھنا چاہئے کہ

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو بلند کرتا چلا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو کامیابی اور غلبہ عطا فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو

بقا اور عظمت عطا فرمائے، آپؐ کی امت کے حق میں آپؐ کی دعاؤں سے ہم فیض پانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس امت کو ہر قسم کے بگاڑ سے پاک کر دے

سیکیورٹی کے لحاظ سے بھی مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں ہر شامل ہونے والے کو اپنے ماحول پر نظر رکھنی چاہئے

ان دنوں میں ذکر الٰہی کے ساتھ خاص طور پر درود کی طرف بھی بہت توجہ رکھیں

جلسہ سالانہ کے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 / جولائی 2023ء بمطابق 28 / وفا 1402 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن، ہمپشئر، یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یو کے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تو تقریباً چار دہائیاں گزر گئی ہیں یہاں خلافت کی موجودگی میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتے ہوئے۔ شروع میں وسیع انتظامات کی وجہ سے یہاں کی جماعت کو بہت کچھ سکھانے کی ضرورت تھی جس کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذاتی دلچسپی سے بھی راہنمائی فرمائی اور ربوہ سے بھی تجربہ کار لوگوں کو یہاں بلا کر کام سکھایا جن میں چودھری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ بھی تھے، انہوں نے بڑی مدد کی۔ 1985ء میں یہاں جو پہلا جلسہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی موجودگی میں ہوا، اس سے پہلے ایک جلسہ

84ء میں بھی ہوا تھا لیکن بہت مختصر تھا۔ جو باقاعدہ جلسہ ہوا 1985ء میں ہوا۔

اس میں شاید پانچ ہزار لوگ شامل ہوئے اور اس کی بھی انتظامیہ کو بڑی فکر تھی۔ ہر ایک پریشان تھا کہ کس طرح سنبھالیں گے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف خدام الاحمدیہ یو.کے کے اجتماع میں یا لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں اس سے کہیں زیادہ حاضری ہوتی ہے اور بڑے احسن طریقے سے یہ ذیلی تنظیمیں بھی اپنا انتظام سنبھال لیتی ہیں۔ پس اس لحاظ سے یوکے کی جماعت بہت تجربہ کار ہو چکی ہے کہ انتظامات سنبھال سکے۔

اس مرتبہ کیونکہ تین چار سال کے وقفے کے بعد مکمل وسیع پیمانے پر جلسہ منعقد ہو رہا ہے اس لیے انتظامیہ کو پھر فکر ہے کہ چالیس ہزار سے اوپر متوقع حاضری کو ہم احسن رنگ میں سنبھال بھی سکیں گے کہ نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں امید رکھتا ہوں کہ بڑے احسن رنگ میں ہمارے کارکن اپنے انتظامات سنبھال سکیں گے۔

ماشاء اللہ اب تو یہاں کے رہنے والے لوگ بلکہ یہاں پیدا ہونے والے اور پلنے بڑھنے والے بچے بھی جو اب جوان ہو چکے ہیں یا اس عمر کو پہنچ چکے ہیں جہاں ہوش وحواس سے کام سرانجام دے سکیں۔ اتنے تجربہ کار ہیں کہ اپنے کام احسن رنگ میں نبھا سکیں۔

گذشتہ اتوار مَیں نے اس وقت تک کے قائم شدہ انتظامات کا جائزہ بھی لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ہر شعبے میں مَیں نے کارکنان کو بڑا مستعد اور اپنا کام جاننے والا پایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو فکریں تھیں وہ دُور بھی ہوئیں۔

یہ جو فکر ہے کہ ایک وقفے کے بعد بہت زیادہ وسیع پیمانے پر جلسہ منعقد ہو رہا ہے اور کہیں کوئی انتظامی کمیاں ظاہر نہ ہوں، اللہ تعالیٰ ان فکروں کو، انتظامیہ کی ان فکروں کو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ دُور فرما دے گا بشرطیکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی طرف ہر وقت متوجہ رہیں۔ ہمارے کام ہماری کسی ہوشیاری یا تجربے سے انجام نہیں پاتے بلکہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجام پاتے ہیں۔

گذشتہ خطبے میں اس کیلئے میں نے کارکنان کو مختصراً یہ کہا بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے محنت، اعلیٰ اخلاق اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے ہر کارکن اور ہر نگران کو اپنا کام کرنا چاہئے اور جب یہ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت عطا فرمائے گا۔ ہم نے بےلوث ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے جو خالصۃً دینی غرض سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ پس دوبارہ میں کارکنوں سے کہتا ہوں کہ جس جذبے سے سب نے اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کیا ہے اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے جتنے دن بھی ڈیوٹیاں ہیں انہیں سرانجام دیں اور جہاں مہمانوں کی خدمت کرنے کا حق ادا کریں وہاں یہ بات بھی نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کرنا ہے، اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے اور اس ماحول سے ہر لحہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ذات کو بھی پاک بنائے رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔

صرف ڈیوٹیوں کا حق ادا کر کے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہمارا جو مقصد تھا ہم نے پورا کر لیا۔ بغیر عبادت کے ہمارا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ پس بچے جوان مرد عورتیں جو ڈیوٹی دینے والے ہیں اس حق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھیں۔

اس کے بعد آج میں چند باتیں جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کیلئے بھی کہنا چاہوں گا۔ ہر شامل جلسہ کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ باتیں جو میں کہنے لگا ہوں یہ روایتاً کہہ رہا ہوں اور میں نے کہہ دیا اور آپ نے سن لیا۔ بس اتنا کافی ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

سب سے پہلی اور اہم بات تو یہ ہے کہ سب لوگ جو یہاں جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد6، صفحہ 395)

اس جلسے میں شامل ہونے کا ہمارا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد ہے اپنی روحانی اور علمی حالت کو بہتر کرنا۔ اخلاقی حالت کو بہتر کرنا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنا۔

پس جب یہ سوچ ہوگی تو پھر دنیاوی باتوں کی طرف توجہ نہیں رہے گی اور جب دنیاوی باتوں کی طرف توجہ نہیں رہے گی تو پھر جلسے کے بعض انتظامات جن میں اگر کمزوری بھی ہوگی تو مہمان اسے محسوس نہیں کریں گے اور یہی سوچ رکھیں گے کہ میزبانوں کی طرف سے یا جلسے کے انتظام کرنے والوں کی طرف سے اگر کوئی کمی رہ بھی گئی ہے تو ہمیں اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمارا مقصد تو اپنی روحانی اور علمی حالتوں کو بہتر کرنا ہے اور وہ ہم جلسہ کی کارروائی اور تقاریر سے فائدہ اٹھا کر کر سکتے ہیں۔

پس پہلی بات یہ ہے کہ ہر آنے والا، جلسے میں شامل ہونے والا اس بات کو یقینی بنائے کہ ہم نے جلسے کے اوقات میں اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسے کی مکمل کارروائی سننی ہے اور جلسہ کے باقاعدہ پروگراموں کے درمیان جو وقفہ ہے، جو کھانے اور نماز یا دوستوں سے ملنے ملانے کیلئے بھی ہوتا ہے اسے بھی بہتر رنگ میں استعمال کرنا ہے۔ اگر اس میں بھی فارغ وقت ملتا ہے تو صرف بازار میں شاپنگ کیلئے نہ پھریں بلکہ شعبہ اشاعت کی طرف سے یہاں جماعتی کتب کے بُک سٹال لگے ہوئے ہیں ان میں جائیں۔ اسی طرح مختلف مرکزی شعبہ جات مثلاً مخزنِ تصاویر ہے، ریویو آف ریلیجنز ہے، تبلیغ وغیرہ کی مارکی ہے، آرکائیوز کی نمائش ہے انہیں دیکھیں اور اپنا دینی اور تاریخی علم بھی بڑھائیں۔

غرضیکہ ہر لحاظ سے کلیۃً دنیاوی جھمیلوں سے علیحدہ ہو کر خالصۃً دینی اور علمی بہتری کے سامان کرنے کی کوشش کریں اور جب یہ ہوگا تو پھر آپس کی محبت اور تعلق میں بھی اضافہ ہوگا اور انتظامیہ اور میزبانوں میں اگر انتظامات میں کمزوریاں بھی ہیں تو نظر نہیں آئیں گی۔ ایسا پیارا ماحول ہوگا جو حقیقی مومنوں کے ماحول کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہم جلسے میں وہ ماحول پیدا نہیں کر سکتے جو جلسے کا مقصد ہے۔ کمزوریاں اگر تلاش کرنے لگیں اور شکوے کرنے لگیں تو اتنے بڑے اور عارضی انتظام میں درجنوں شکوے پیدا ہو سکتے ہیں۔ پرفیکشن (perfection) تو نہیں ہو سکتی۔ بہت ساری کمزوریاں نظر آ سکتی ہیں جو طبیعت میں بےچینی پیدا کرنے والی ہوں۔ مثلاً کھانا کھلانے کا ہی انتظام ہے اس میں عموماً تو یہی کوشش کی جاتی ہے کہ مہمانوں کو ہر ممکن سہولت کھانا کھلانے کیلئے مہیا کی جائے۔ سالن وغیرہ بھی تھوڑا نہ ہو اور کھانا دینے والے معاونین بھی مہمانوں کی صحیح طور پر اعلیٰ اخلاق دکھاتے ہوئے خدمت کریں لیکن بعض دفعہ اندازے میں کمی بیشی ہو جاتی ہے اور صحیح طرح کھانا مہیا نہیں ہو سکتا تو اس پر کسی بھی قسم کے غصے کا اظہار کرنے کی بجائے خوش دلی سے کارکنوں کی معذرت قبول کر لینی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے ایسے حالات پیش آنے پر کیا نمونہ دکھایا اس بارے میں آپؑ کی سیرت میں سے ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ اس طرح لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ سفر پر تھے، کام میں مصروف تھے اس لیے آپ نے رات کا کھانا اس وقت نہیں کھایا جب کھانا serve کیا جا رہا تھا اور دوسرے مہمانوں کو کھلایا جا رہا تھا۔ کارکنوں نے رکھ دیا ہوگا اور بعد میں تھوڑی دیر بعد اٹھا بھی لیا ہوگا بغیر دیکھے کہ کھایا ہے کہ نہیں۔ انتظامیہ نے بھی اس طرف توجہ نہیں دی کہ آپؑ نے کھانا نہیں کھایا اور اپنے کام میں آپؑ مصروف ہیں۔ بہرحال رات گئے آپ علیہ السلام کو جب بھوک کا احساس ہوا تو آپؑ نے کھانے کے بارے میں پوچھا تو سب انتظامیہ کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ سب بڑے پریشان ہوئے کہ کھانا تو جتنے لوگ وہاں آئے ہوئے تھے اور کام والے تھے سب کھا چکے ہیں اور اب تو کچھ بھی نہیں بچا۔ رات دیر ہو گئی تھی۔ بازار بھی بند تھے کہ کسی ہوٹل سے ہی منگوا لیا جاتا وہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ بہرحال کسی طرح حضور علیہ السلام کو یہ علم ہوا کہ کھانا ختم ہو چکا ہے اور انتظام کرنے والے پریشان ہیں کہ فوری طور پر جلدی جلدی کھانا پکانے کا انتظام ہو۔ آپ علیہ السلام نے اس پر فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ دیکھو! دسترخوان پر کچھ بچے ہوئے روٹی کے ٹکڑے ہوں گے وہی لے آؤ۔ چنانچہ آپؑ نے ان ٹکڑوں میں سے ہی تھوڑا سا کھا لیا اور انتظام کرنے والوں کی تسلی کروائی۔

روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام اگر اس وقت کھانا پکانے کا حکم دیتے تو ہمارے لیے باعثِ عزت ہوتا اور ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے کہ خدمت کا موقع ملا ہے اور اس میں برکت تھی لیکن آپؑ نے ہماری تکلیف کا احساس کرتے ہوئے روک دیا کہ کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (ماخوذ از سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 322، ایڈیشن 2016ء) پس یہ وہ نمونہ ہے جو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

اگر مقررہ وقت پر کھانے کیلئے نہیں پہنچے تو پھر نخرہ بھی کوئی نہیں ہونا چاہئے۔ جو ملے اسے کھا لینا چاہئے۔ بعض دفعہ سالن ختم ہو جاتا ہے تو فوری طور پر دال پکا لی جاتی ہے کیونکہ وہ آسانی سے اور جلدی پک جاتی ہے تاکہ کوئی مہمان بھوکا نہ رہے تو مہمان کو بھی خوش دلی سے اسے کھا لینا چاہئے۔ اسی طرح یہ سبق بھی آپؑ نے دیا کہ روٹی ضائع نہیں کرنی چاہئے۔ آپؑ کو پتہ تھا کہ لوگ روٹی کے ٹکڑے چھوڑ جاتے ہیں اس لیے آپؑ نے فرمایا کہ وہی لے آؤ میں کھا لوں گا۔ پس یہاں بھی میں مہمانوں سے یہ کہوں گا کہ روٹی پکانے والوں کی تو پوری کوشش ہوتی ہے کہ روٹی اچھی پکے لیکن بعض دفعہ شاید کہیں کچی رہ جائے یا جل جائے تو انتہائی صورت میں اسے چھوڑا جا سکتا ہے لیکن عام طور پہ نہیں۔ اگر کوئی تھوڑی بہت کمی بیشی رہ گئی ہو تو پھر روٹی ضائع نہیں کرنی چاہئے۔ روٹی پلانٹ یہاں چلتا ہے، بڑا وقت لگا کے، بڑی محنت سے کارکن کام کر رہے ہیں اور ہر سال بہتری کیلئے کوئی نہ کوئی نئ

ارشاد باری تعالیٰ

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا (بنی اسرائیل:79)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دے یقیناً فجر کے وقت قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا (سورۃ الفرقان:64)

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ''سلام''

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

improvement بھی کرتے ہیں۔

یہ بات مہمانوں کو یاد رکھنی چاہئے کہ یہ کھانا پکانے والے اور روٹی پکانے والے کوئی اس پیشے سے منسلک لوگ نہیں ہیں بلکہ والنٹیئر ز ہیں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے منسلک ہیں اس لیے جس خلوص اور جذبے سے وہ خدمت کرر ہے ہیں اس کو ہمیشہ سراہیں۔

اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا خوش اخلاقی دکھانا، ایک دوسرے سے مسکرا کر ملنا، دوسرے کیلئے قربانی کا جذبہ رکھنا صرف کارکنوں کا ہی کام نہیں ہے بلکہ مہمانوں کو بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

اگر اخلاق نہیں تو کچھ بھی نہیں۔صرف کارکنان کی خوش اخلاقی سے ماحول پُرامن نہیں ہوسکتا بلکہ تمام حاضرین کو خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔عورتیں بھی اس بات کا خیال رکھیں اور مرد بھی اس بات کا خیال رکھیں۔

میں نے پچھلی دفعہ حدیث کا حوالہ دیا تھا کہ مسکرانا بھی ایمان کا حصہ ہے۔مسکراتے رہنا بھی صدقہ ہے۔ (جامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، حدیث 1956) پس اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

جلسے کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی جو تلقین فرمائی ہے یا مہمانوں کے حوالے سے جو تلقین فرمائی ہے اس کا معیار کیا ہے؟ فرمایا کہ ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چار پائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چار پائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے۔‘‘ جلسے کے ماحول کیلئے یہ بات بھی بڑی ضروری ہے۔سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے۔’’اگر میں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اسکی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بد نیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔

کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔‘‘

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395-396)

یہ عمومی ہدایت آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو دی۔پس یہ وہ بنیادی اخلاق ہیں جن کا اظہار ہر وقت بھی اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں بہت زیادہ ہونا چاہئے۔اگر ہم اس پر ان تین دنوں میں عمل کریں گے تو کچھ نہ کچھ عادت ان باتوں پر عمل کرنے کی پڑ جائے گی اور روزانہ زندگی میں بھی ہم یہ کام کرسکیں گے بشرطیکہ یہ ذہن میں ہو کہ میں جلسے میں اپنی روحانی اور اخلاقی اصلاح کیلئے گیا تھا۔یہ سوچ ہی مستقلاً وہ خوبصورت معاشرہ قائم کرے گی جو دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائے گی کہ میں جلسے پہ کیا سیکھنے گیا تھا۔اپنے پر اپنے بھائی کو ترجیح دینا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔بہت مجاہدے کا کام ہے۔اس لیے فرمایا کہ اس کا تعلق ایمان سے ہے۔اسکا ایمان ہی درست نہیں جس میں قربانی کا اور دوسرے کا حق ادا کرنے کا یہ مادہ نہیں۔اللہ تعالیٰ بڑے انعاموں کا مستحق معمولی باتوں پر نہیں بنا دیتا بلکہ اسے ہی بے انتہا نوازتا ہے جو مجاہدے میں بڑھا ہوا ہو۔حقوق العباد کا ادا کرنا بہت مشکل کام ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حقوق اللہ تو بعض دفعہ ادا ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد کی ادائیگی بہت مشکل کام ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 8، صفحہ 19، ایڈیشن 1984ء)

پس ہر ایک کو اس سوچ کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے پر اپنے بھائی کو ترجیح دینی ہے۔اگر یہ سوچ ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہو جائے اور اس سوچ کے ساتھ پیدا ہو جائے کہ میں نے دوسرے کا حق بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے ادا کرنا ہے تو ایسا معاشرہ پھر پیار اور محبت کا معاشرہ بن جاتا ہے۔

صرف جلسے کے تین دن ہی اس پیار و محبت کے اظہار کیلئے نہیں ہوتے بلکہ پوری زندگی پیار و محبت کا نمونہ بن جاتی ہے۔کیسی کیسی خوبصورت نصائح آپؑ نے اس پاک معاشرے کے قیام کیلئے فرمائی ہیں۔فرمایا کہ کوئی سخت الفاظ میں بولے اور میرا رویہّ بھی ویسا ہی ہو تو مجھ پر افسوس ہے۔

چاہئے تو یہ کہ بجائے اس کے کہ مَیں اس سے سختی سے پیش آؤں میں اس کیلئے دعا کروں۔یہ وہ معاشرہ ہے جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے اور یہ وہ معاشرہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مریدوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔یہ کتنی خوبصورت بات آپؑ نے بیان فرمائی کہ جس میں بعض برائیاں ہیں تو وہ روحانی طور پر بیمار ہے میرا فرض ہے کہ اس کا علاج کروں یا کرواؤں۔اب یہ بات صرف دوسرے کی اصلاح کیلئے نہیں ہے بلکہ اپنی اصلاح کیلئے بھی ہے بلکہ دوسرے سے بڑھ کر اپنی اصلاح کیلئے ہے کہ دوسرے کی روحانی بیماری کا علاج اسی وقت ہوسکتا ہے جب خود انسان اس بیماری سے پاک ہو۔

پس ان بیماریوں سے بچنے کیلئے دوسروں کے عیب نکالنے سے بچنا ہوگا۔اپنے دل کو دوسروں کیلئے نرم کرنا ہوگا۔ہر قسم کا تکبر اپنے اندر سے نکالنا ہوگا۔

پس اس پر میزبانوں کو بھی غور کرنا چاہئے اور شاملین جلسہ کو بھی بہت غور کرنا چاہئے۔اگر ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے اور سلامتی اور ہمدردی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو یہ تین دن اس مقصد کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے جس کیلئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔

بعض دفعہ معمولی باتوں پر بھی رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں اور ایسا ماحول بن جاتا ہے کہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگتے ہیں بلکہ ہاتھا پائی تک نوبت آجاتی ہے۔اگر یہ ماحول پیدا کرنا ہے اور جذبات پر کنٹرول نہیں رکھنا تو بہتر ہے کہ وہ انسان جلسہ پر نہ آئے اور اسی طرح ڈیوٹی والے اگر کنٹرول نہیں کرسکتے تو وہ ڈیوٹی نہ دیں۔ٹریفک کے معاملے میں خاص طور پر شکایات آتی ہیں۔پارکنگ کی محدود جگہیں ہیں۔کاروں کی تعداد کے لحاظ سے پارکنگ دی جاتی ہے اس دفعہ شاید زیادہ کاریں ہوں، تنگی بھی ہو۔جب دوسری جگہ بھیجا جائے تو تعاون کرتے ہوئے ہر مہمان کو چلے جانا چاہئے۔عموماً تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ تعاون کرتے ہیں ایسی تربیت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد کی لیکن بعض ایسی غصیلی طبیعت کے ہوتے ہیں یا سمجھتے ہیں کہ دوسری جگہ جانے سے ہمارا پروگرام ضائع ہو جائے گا ہمیں کیونکہ جلسہ گاہ میں پہنچنے میں دیر ہو جائے گی تو ایسے لوگوں کو بہرحال خیال رکھنا چاہئے اور انتظامیہ کی مجبوریوں کو بھی دیکھنا چاہئے۔اگر جلسے کی اتنی ہی پابندی ہے تو پھر وقت سے پہلے آیا کریں اور ڈیوٹی والے جو ہیں وہ بھی ایسے لوگوں سے الجھنے کی بجائے پیار سے انہیں سمجھائیں۔اللہ تعالیٰ کرے کہ آپس کے سخت رویّوں کی ایک مثال بھی ہمارے سامنے نہ آئے۔اللہ تعالیٰ مہمانوں کو بھی توفیق دے کہ وہ کسی بھی شعبے کے کارکن کو کسی بھی قسم کے ابتلا میں نہ ڈالیں اور کارکنان کے حوصلے کو بھی اللہ تعالیٰ بڑھائے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تین دن صرف ہمارے ترانے پڑھنے اور نظمیں پڑھنے کے اور پیار و محبت کے گُن گانے کے دن نہ ہوں بلکہ ان تین دنوں کی تربیت سے وہ جاگ لگے جو معاشرے میں پیار و محبت کی ایک ایسی فضا قائم کرنے والی ہو جو حقیقی اور اسلامی معاشرے کا طرّہ ٔ امتیاز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار مختلف مواقع پر ہمیں ایسی پاکیزہ سوچیں رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں صرف نیکی اور پاکیزگی ہو۔ایک موقعے پر مہمانوں کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور پاکیزہ سوچ رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: ’’نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے جبکہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اٹھ جاوے۔‘‘ یعنی صرف یہ خیال نہ رہے کہ میں نے جو کام کرنا ہے صرف ثواب کیلئے کرنا ہے۔نہیں۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرنا ہے۔فرمایا ’’اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (التوبۃ:120)‘‘ اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتا۔’’مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدنظر نہیں رکھنا چاہئے۔دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کیلئے آتا ہے۔حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے۔لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کیلئے نقصان کا موجب ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 371-372، ایڈیشن 1984ء)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے

(مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

پس یہ وہ سوچ ہے جس کو ہر مہمان کو سامنے رکھنا چاہئے۔بعض مہمان جن کے عزیز یہاں نہیں ہیں جماعتی نظام کے تحت ٹھہرتے ہیں لیکن بعض دفعہ رہائش کیلئے ایسے مطالبات ہوتے ہیں جن کا پورا کرنا مشکل ہوتا ہے۔اسی طرح بعض اور سہولتیں مہیا نہیں ہوسکتیں کیونکہ جلسے کے وسیع انتظام میں یہ سب سہولتیں مہیا کرنا ممکن نہیں۔عموماً لوگ سمجھ بھی جاتے ہیں۔ابھی دو دن پہلے کی بات ہے مجھے ایک خاندان ملا جن کو باوجود اس کے کہ انہوں نے کافی عرصہ پہلے انتظامیہ کو اطلاع دی ہوئی تھی لیکن کسی غلط فہمی کی وجہ سے رہائش کا وہ انتظام نہیں ہوسکا جو وہ چاہتے تھے تو انہوں نے اپنا انتظام کسی عزیز کے ہاں کرلیا۔گو عزیز کا گھر بھی بہت چھوٹا ہے نیچے میٹرسز (mattresses) بچھا کے یا بستر بچھا کے سو جائیں گے اور میزبان اور مہمان دونوں کو دقّت کا سامنا بھی کرنا پڑا ہوگا لیکن اس پر وہ خوش ہیں کہ جلسہ تو سن لیں گے اور یہ باتیں انہوں نے بڑے ہنستے ہوئے میرے پوچھنے پر مجھے بتائیں۔کوئی شکوہ نہیں کیا۔اکثر ایسے ہی مہمان ہوتے ہیں لیکن بعض جب مجھے ملتے ہیں تو ان کے مزاج کو جانتے ہوئے مجھے لگتا ہے کہ وہ جماعتی رہائشی انتظام کے تحت نہیں رہ سکتے لیکن خوشی سے وہ رہتے ہیں۔باوجود اس کے کہ میری سوچ ان کے الٹ ہوتی ہے اور خیال یہی ہوتا ہے کہ شاید نہ رہ سکیں لیکن وہ خوشی سے رہتے ہیں اور اکثریت ایسوں کی ہے لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو بہت زیادہ شکوہ بھی ہوتا ہے۔

اگر خوش دلی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ دن گزار لیں تو اللہ تعالیٰ اَور رنگ میں نواز دیتا ہے۔

اب یہاں بھی جوان کی رہائش گاہیں تھیں، ٹینٹ تھے یا اجتماعی قیام گاہیں تھیں میرا خیال ہے زیادہ لوگوں کی وجہ سے پوری ہوگئی ہیں۔تو ہوسکتا ہے کہ ایسا انتظام کرنا پڑے جہاں دقت ہو تو اس انتظام کو بھی مہمانوں کو خوشی سے برداشت کرلینا چاہئے۔بہرحال میزبان کا یہ فرض ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حتی المقدور مہمان کو آرام پہنچائے اور مہمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ معمولی تکلیفوں کو برداشت کرنے کا بہترین اجر عطا فرمائے۔اس کو بھی ان کو سامنے رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

معاشرے میں امن اور سلامتی سے رہنے، امن اور سلامتی کی فضا پیدا کرنے اور امن اور سلامتی پھیلانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نصیحت فرمائی۔ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا اسلام سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کہو۔(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، حدیث 12) معاشرے میں محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنے اور امن وسلامتی قائم کرنے کیلئے یہ وہ خوبصورت اصول ہے جسے اگر اپنا لیا جائے تو ایک امن اور سلامتی پھیلانے والا معاشرہ قائم ہوجاتا ہے۔

دنیا میں بہت سے فساد اس لیے ہیں کہ غریب غریب تر ہو رہا ہے۔آج بھی کروڑوں لوگ ہیں جن کو دو وقت کی روٹی بھی نہیں ملتی۔اگر روٹی کھائیں تو رہائش نہیں۔یہ جو امیر ملک کہلاتے ہیں ان میں بھی ایسی باتیں ہیں یہاں اس ملک میں بھی، یوکے میں بھی جسے امیر ملک کہا جاتا ہے گو اَب ان کی امارت کی وہ حالت نہیں رہی لیکن بہت سوں سے بہتر ہیں۔ہزاروں لوگ اور بچے سڑکوں پر پڑے ہیں کہ مہنگائی کی وجہ سے روٹی بھی صحیح طرح میسر نہیں اور رہائش بھی میسر نہیں۔تو اسلام کی یہ بنیادی تعلیم ہے کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔کاش کہ مسلمان اس اصول کو سمجھیں اور ان کے حکمران اپنی رعایا کے حق ادا کرنے والے بنیں اور صرف اپنے خزانے نہ بھرتے رہیں بلکہ غریبوں اور ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کر کے معاشرے سے بے چینی اور ظلم کو دور کریں۔آجکل یہ بے چینی بھی اسی وجہ سے بہت ساری پھیلی ہوئی ہے۔

پھر فرمایا کہ سلام کہو۔بہرحال یہ تو ضمناً میں نے بات کی ہے۔اپنے معاشرے میں رواج دینے کیلئے آپؐ نے سلام کی تلقین فرمائی۔سلام کہنا صرف منہ سے بول دینا ہی نہیں بلکہ جب انسان دل سے سلام کہتا ہے تو پھر سلامتی پہنچانے، پھیلانے کی سوچ بھی رکھتا ہے۔ایک دوسرے کیلئے نیک جذبات بھی رکھتا ہے۔اس کی تکلیفوں کو دُور کرنے کی کوشش اور دعا بھی کرتا ہے۔پس ان دنوں میں ہر احمدی کو یہاں سلامتی کا پیغام پھیلانے، السلام علیکم کو رواج دینے اور اپنے اندر ایک دوسرے کیلئے نیک جذبات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

لوگ ان لوگوں سے تو خوش دلی سے مل لیتے ہیں اور بڑے تپاک سے انہیں سلام بھی کر لیتے ہیں جن سے انہیں فائدہ پہنچ رہا ہو یا ان کو بھی خوشی سے مل لیتے ہیں جن سے عام تعلقات ہوں لیکن حقیقی امن اور سلامتی اُس وقت قائم ہوتی ہے جب وہ لوگ جن کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے رنجشیں ہیں وہ دُور ہوں اور دل سے ایک دوسرے کیلئے سلامتی کی دعا نکلے۔

پس اس جلسے میں ایسے لوگوں کو بھی رنجشیں دور کر کے سلامتی کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور عمومی رنگ میں اس سارے ماحول میں سلامتی کا پیغام پہنچاتے ہی رہنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ اس پہ عمل کرنے کی بھی ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے اور یہ سب جلسے کا ماحول مکمل طور پر امن اور سلامتی کا ماحول بن جائے بلکہ اعلیٰ اخلاق اور حقوق العباد کی ادائیگی ہماری زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائیں۔

جلسے کے انتظامات کے لحاظ سے بعض عمومی باتوں کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں جن کا ہر ایک کو خیال رکھنا چاہئے۔پہلی بات تو یہ کہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے کی کارروائی خاموشی اور توجہ سے سنیں اور یہ نہیں کہ بعض تقریریں سنیں اور بعض نہ سنیں۔اس کے بارے میں پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ جلسے میں آ کے بیٹھیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو سختی سے ناپسند فرمایا کہ بعض مقررین کی تقریریں سن لی جاتی ہیں اور ان کی شعلہ بیانیوں کو پسند کیا جاتا ہے اور بعض کو نہیں سنا جاتا۔(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 398 تا 401) مقررین بڑی محنت سے تقاریر تیار کر رہے ہوتے ہیں۔تمام شاملین کو جلسے کی تمام کارروائی میں شامل ہو کر روحانی اور علمی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر جلسے کے دنوں میں ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھنے کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔آجکل تو ویسے بھی محرم کے دن ہیں اور آج دس محرم بھی ہے، ان دنوں میں خاص طور پر درود شریف پڑھنا چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ پڑھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کو بلند کرتا چلا جائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو کامیابی اور غلبہ عطا فرمائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو بقا اور عظمت عطا فرمائے۔آپؐ کی امت کے حق میں آپؐ کی دعاؤں سے ہم فیض پانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس امت کو ہر قسم کے بگاڑ سے پاک کر دے۔

آج مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے نام پر کیا کچھ نہیں کر رہے۔اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے انہوں نے۔اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور زمانے کے امامؑ کو ماننے والے بھی ہوں۔جمعے کے دن دعائیں قبول ہوتی ہیں۔اس بات کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کا نام لے کر ہی ان نام نہاد مسلمانوں نے آج کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اور جسمانی آل پر ظلم کیا تھا۔اب یہی ظلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی آل اور مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی جماعت پر یہ لوگ کر رہے ہیں۔

پاکستان میں آجکل بہت تکلیف دہ حالات ہیں۔ہر طرف سے مخالفین جماعت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم حُبِّ رسولؐ میں یہ کر رہے ہیں اور احمدی نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں جبکہ ہمارے ایمان کی تو بنیاد ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانا ہے۔اصل میں تو ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کو مانا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول کس معیار پر تھا اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس طرح نوازا اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں ''ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے: وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (المائدۃ: 36) تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے'' پانی لے کے آنے والے'' اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں۔'' پانی نہیں بلکہ نور کی مشکیں لیے ہوئے ہیں'' اور کہتے ہیں هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 131 حاشیہ) یعنی یہ سب انعام نور کا اس لیے ہے کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہو۔

تو یہ آپؑ کے عشق کی حالت تھی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نوازا بھی۔پس آپؑ نے بیشمار جگہ اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ میں نے جو کچھ پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اور آپؐ پر درود بھیجنے سے اور آپؐ کے عشق میں فنا ہونے سے پایا۔پس مجھے تم کس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا سمجھتے ہو۔بہرحال ان دنوں میں ذکرِ الٰہی کے ساتھ خاص طور پر درود کی طرف بھی بہت توجہ رکھیں۔اللہ تعالیٰ جلد تر ان برکات کو تمام دنیا میں پھیلا دے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے۔

جلسہ گاہ میں خاص طور پر خواتین اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ کچھ سمجھ بوجھ رکھنے والے بچوں کو اس بات کا احساس دلائیں کہ انہوں نے جلسے کی کارروائی کے دوران خاموشی سے بیٹھنا ہے۔بچپن کی تربیت ہی ذہنوں میں راسخ ہوتی ہے۔جو عورتیں بچوں کی مارکی میں بیٹھتی ہیں وہ بھی کوشش کریں کہ کم بولیں اور کارروائی سننے کی طرف توجہ دیں۔یہ بھی شکایت آتی ہے کہ بچے کم شور مچاتے ہیں۔عورتیں آپس میں ان کے بہانے زیادہ باتیں کر رہی ہوتی ہیں تو اس طرف توجہ رکھنی چاہئے۔

اسی طرح سکیورٹی کے لحاظ سے بھی مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں ہر شامل ہونے والے کو اپنے ماحول پر نظر رکھنی چاہئے۔یہ بہت بڑا سکیورٹی کا ذریعہ ہے۔اور اسی طرح جو ہدایات آپ کے پروگرام میں لکھی گئی ہیں انہیں بھی غور سے پڑھیں اور ان پر عمل کریں۔اللہ تعالیٰ سب کو جلسے سے احسن رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ہر شر سے بچائے اور اپنی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہم پر نازل فرماتا رہے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یہی آئینۂ خالق نما ہے ۞ یہی اِک جوہرِ سیفِ دُعا ہے

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اِتّقا ہے ۞ ''اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے''

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگی قیدیوں کا مسئلہ

(بقیہ حصہ)

اب ناظرین خود انصاف کے ساتھ غور کریں کہ خواہ نام کے لحاظ سے اسے غلامی کہہ دیا جائے مگر کیا اس تعلیم میں کوئی حقیقت غلامی کی پائی جاتی ہے؟ کیا آج کل کی حکومتیں جنگی قیدی نہیں پکڑتیں؟ کیا آج کل کی حکومتیں جنگی قیدیوں سے خدمت نہیں لیتیں؟ پھر کیا آج کل کی حکومتیں جنگی قیدیوں کی قید کے عرصہ کو جنگ کے لمبا ہوجانے کی صورت میں لمبا نہیں کردیتیں؟ جب یہ سب کچھ ہر قوم میں ہوتا ہے اور اب بھی ہوتا ہے اور ہر زمانہ میں بین الاقوامی قانون اسے جائز قرار دیتا ہے تو پھر از روئے انصاف اس بناء پر اسلام اور بانی اسلام پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ اسلام کا ایک احسان ہے کہ اس نے جنگی ضابطہ میں نرمی اور شفقت کے عنصر کو نمایاں کرکے دنیا کے امن اور اتحاد بین الاقوام کیلئے راستہ صاف کردیا ہے۔ باقی رہا انفرادی قبضہ کا سوال۔ سو یہ درست ہے کہ ابتداء میں کفار کے قیدی عام طور پر مسلمان سپاہیوں میں تقسیم کردیئے جاتے تھے اور دراصل یہی ایک بات ہے جو اس قانون کو غلامی کا رنگ دینے والی سمجھی جاسکتی ہے مگر غور کیا جاوے تو یہ بات ان حالات میں جن کے ماتحت اسے اختیار کیا جاتا رہا ہے ہرگز قابل اعتراض نہیں ہے اور نہ اسے حقیقی غلامی سے یعنی غلامی کی اس اصطلاح سے جو غیر اسلامی دنیا میں رائج ہے تعبیر کیا جاسکتا ہے کیونکہ اول تو یہ طریق اسلام میں بالذات اختیار نہیں کیا گیا اور نہ مخصوص تعلیم میں جو اسلام جنگی قیدیوں کے متعلق دیتا ہے اسکا کوئی ذکر پایا جاتا ہے بلکہ درحقیقت یہ ایک جوابی تدبیر تھی جو کفار کے ظالمانہ رویہ کی وجہ سے اختیار کی گئی تھی۔ یعنی چونکہ کفار مسلمان قیدیوں کو غلام بنا کر اپنے افراد میں تقسیم کردیتے تھے اس لئے انہیں ہوش میں لانے کی غرض سے اسلام میں بھی کفار کے قیدیوں کو مسلمانوں کی انفرادی حراست میں دے دینے کا طریق اختیار کیا گیا۔ مگر پھر بھی اسلام نے ان قیدیوں کو اس رنگ میں غلام بنانے کی اجازت نہیں دی جیسا کہ کفار بناتے تھے نیز یہ شرط کہ جنگ کے اختتام پر وہ لازماً آزاد کردیئے جائیں۔ دوسری وجہ انفرادی حراست کے طریق اختیار کئے جانے کی یہ تھی کہ اس زمانہ میں شاہی قیدخانوں کا دستور نہیں تھا بلکہ دشمن کے قیدی فاتح قوم کے افراد میں تقسیم کردیئے جاتے جو انہیں اپنی زیرنگرانی رکھتے تھے اور یہی طریق ابتداء میں اسلام میں رائج رہا۔ پس درحقیقت یہ غلامی نہیں تھی بلکہ قیدیوں کے رکھنے کا ایک سسٹم تھا جو بعد میں آہستہ آہستہ بدل گیا اور اس کی جگہ شاہی قیدخانوں کا طریق قائم ہوگیا۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں تک اسلامی حکومت کا تعلق تھا یہ طریق قیدیوں کیلئے ہرگز تکلیف دہ نہیں تھا بلکہ یقیناً اس میں ان کو آج کل کے شاہی قیدیوں کی نسبت بھی زیادہ آرام ملتا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرزور تعلیم اور حکومت کی چوکس نگرانی کی وجہ سے کفار کے قیدی مسلمانوں کے جس خاندان میں رہتے تھے اسکے نوکر اور خادم بن کر نہیں رہتے تھے بلکہ خاندان کے ممبر سمجھے جاتے تھے اور ان کی خاطر و تواضع مہمانوں کی طرح ہوتی تھی۔ چنانچہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ بدر کے قیدیوں کو جو عموماً اسلام کے بدترین دشمن تھے مسلمانوں نے اس آرام و آسائش کے ساتھ رکھا کہ وہ ان کی تعریف میں رطب اللسان تھے اور ان میں سے کئی محض اس حسنِ سلوک سے متاثر ہوکر مسلمان ہوگئے۔ الغرض اس نام نہاد غلامی میں بھی جس کی اسلام اجازت دیتا ہے اسلام نے احسان و مروت کا وہ اعلیٰ نمونہ قائم کیا جو آج کل کی آزادی کی برکات کو بھی شرماتا ہے، لیکن بہرحال چونکہ یہ طریق ایک محض جوابی رنگ رکھتا تھا اس لئے وہ ان خاص حالات کے ساتھ مخصوص سمجھا جائے گا جن کے جواب میں وہ اختیار کیا گیا اور اسی لئے اب اس زمانہ میں یہی فتویٰ ہے کہ چونکہ آج کل شاہی قیدیوں کا دستور قائم ہوگیا ہے اور مسلمان قیدیوں کو کفار غلام نہیں بناتے اس لئے شریعت اسلامی کے اصولی حکم کے ماتحت اب مسلمانوں کیلئے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کفار کے قیدیوں کو مسلمان افراد میں تقسیم کرکے ایک رنگ غلامی کا پیدا کریں چنانچہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ جن کا دعویٰ خدا کی طرف سے اس زمانہ کیلئے مامور و مصلح ہونے کا تھا تحریر فرماتے ہیں:

’’یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ ہمارے زمانہ میں اسلام کے مقابل پر جو کافر کہلاتے ہیں انہوں نے یہ تعدی اور زیادتی کا طریق چھوڑ دیا ہے اس لئے اب مسلمانوں کیلئے بھی روا نہیں کہ ان کے قیدیوں کو لونڈی غلام بنائیں کیونکہ خدا قرآن شریف میں فرماتا ہے جو تم جنگجو فرقہ کے مقابل پر صرف اُسی قدر زیادتی کرو جس میں پہلے انہوں نے سبقت کی ہو۔ پس جبکہ اب وہ زمانہ نہیں ہے اور اب کافر لوگ جنگ کی حالت میں مسلمانوں کے ساتھ ایسی سختی اور زیادتی نہیں کرتے کہ ان کو اور ان کے مردوں اور عورتوں کو لونڈیاں اور غلام بنادیں بلکہ وہ شاہی قیدی سمجھے جاتے ہیں اس لئے اب اس زمانہ میں مسلمانوں کو بھی ایسا کرنا ناجائز اور حرام ہے۔‘‘

خلاصہ کلام یہ کہ جنگی قیدیوں کے متعلق اسلامی تعلیم کے اصل الاصول صرف دو ہیں۔ یعنی اول یہ کہ حتّی الوسع قیدی پکڑنے میں جلدی نہ کی جاوے اور صرف انتہائی حالات میں عملی جنگ ہونے کے بعد قیدی پکڑے جائیں۔ دوم یہ کہ قیدی پکڑنے کے بعد حالات کے ماتحت یا تو انہیں بلا فدیہ احسان کے طور پر چھوڑ دیا جاوے اور یہ سب سے زیادہ پسندیدہ صورت ہے اور یا مناسب فدیہ لے کر انہیں رہا کردیا جاوے اور یا اگر ضروری ہو تو اختتام جنگ تک ان کی قید کے سلسلہ کو لمبا کردیا جاوے۔ اس سے زیادہ جنگی قیدیوں کے متعلق کوئی منصوص تعلیم اسلامی شریعت میں پائی نہیں جاتی۔ البتہ ایک عام قاعدہ کے طور پر اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ اگر سیاسی اغراض کے ماتحت کفار کے متعلق کوئی سخت جوابی تدبیر اختیار کی جانی ضروری ہو تو وہ اس شرط کے ماتحت کی جاسکتی ہے کہ اول اس میں کوئی ایسی سختی نہ کی جاوے جس میں کفار نے خود پہل نہ کی ہو اور دوسرے وہ اسلام کی کسی دوسری منصوص تعلیم کے خلاف نہ ہو۔ کفار کے قیدیوں کا مسلمان افراد میں تقسیم کردیا جانا اسی عام قاعدہ کے ماتحت تھا، لیکن چونکہ آج کل کفار مسلمانوں کے قیدیوں کو غلام نہیں بناتے اور شاہی قیدیوں کے طور پر رکھتے ہیں۔ اس لئے اس زمانہ میں مسلمانوں کیلئے بھی ناجائز ہے کہ وہ کفار کے قیدیوں کو مسلمان افراد میں تقسیم کرکے کوئی رنگ غلامی کا پیدا کریں۔

کیا قیدیوں کو قتل کیا جاسکتا ہے؟

یہ سوال کہ آیا قیدیوں کو قتل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اسکا مجمل جواب اوپر گزر چکا ہے کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا، لیکن چونکہ اس معاملہ میں بعض مسلمان علماء نے بھی اختلاف کیا ہے اور مسیحی مؤرخین نے بھی اسے اعتراض کا نشانہ بنایا ہے اس لئے اسکے متعلق کسی قدر تشریح کے ساتھ لکھنا ضروری ہے۔ سو سب سے پہلے تو جاننا چاہئے کہ سورۃ محمد کی آیت سے جس کا حوالہ اوپر دیا جاچکا ہے نہایت واضح طور پر پتہ لگتا ہے کہ جنگی قیدیوں کا قتل کرنا جائز نہیں ہے اور قرآنی فیصلہ کے بعد کسی کو حق نہیں ہے کہ کوئی اور طریق تجویز کرے، لیکن ناظرین کی مزید تسلی کیلئے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قرآنی آیت کے جو معنے ہم نے کئے ہیں اس زمانہ کی اختراع نہیں ہے بلکہ یہی معنے صحابہ بھی کرتے تھے اور اسی پر ان کا عمل تھا۔ چنانچہ حدیث میں روایت آتی ہے کہ

عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ الْحَجَّاجَ اُتِیَ بِاَسِیْرٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قُمْ فَاقْتُلْہُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا بِھٰذَا اُمِرْنَا یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْھُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً

یعنی ’’حسن روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حجاج کے سامنے ایک قیدی پیش ہوا اس وقت حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی پاس تھے۔ حجاج نے ابن عمرؓ سے کہا ’’آپ اٹھیں اور اس قیدی کی گردن اڑادیں۔‘‘ ابن عمرؓ نے جواب دیا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جب جنگ میں قیدی پکڑے جائیں تو ان کو یا تو احسان کے طور پر چھوڑ دینا چاہئے یا فدیہ لے کر رہا کردینا چاہئے۔ قتل کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔‘‘

اسی طرح حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح سے روایت آتی ہے کہ لَا تُقْتَلُ الْاُسٰرٰی یُتَخَیَّرُ بَیْنَ الْمَنِّ وَالْفِدَاءِ یعنی ’’قیدی قتل نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس کیلئے یہی حکم ہے کہ یا تو اسے احسان کے طور پر چھوڑ دیا جاوے اور یا فدیہ لے کر رہا کردیا جاوے۔‘‘

قرآن شریف کی محولہ بالا واضح آیت کے ساتھ یہ واضح تشریح مل کر اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں چھوڑتی کہ قیدیوں کے قتل کے جواز کا مسئلہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور اسلام ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی جنگی قیدی کو قتل کیا جاوے اور اگر اس جگہ یہ سوال ہو کہ پھر اس معاملہ میں بعض مسلمان علماء کو غلطی کیوں لگی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ غلط فہمی صرف اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ تاریخ میں بظاہر ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن جنگی قیدیوں کے قتل کا حکم دیا تھا وہ جنگی قیدی ہونے کی حیثیت میں قتل نہیں کئے گئے بلکہ ان کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ وہ بعض دوسرے جرائم کی وجہ سے واجب القتل تھے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی قیدی کسی ایسے جرم کا مرتکب ہوا جس کی سزا قتل ہے تو اس کا قیدی ہونا اسے اس سزا سے نہیں بچا سکتا۔ اگر ایک آزاد شخص کسی جرم کی سزا میں قتل کیا جاسکتا ہے تو ایک قیدی کیوں نہیں کیا جاسکتا۔ پس جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر ثابت کیا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جو جو قیدی بھی قتل کیا گیا وہ اس جرم کی بناء پر قتل نہیں کیا گیا کہ وہ ایک دشمن فوج کا سپاہی یا ایک جنگجو قوم کا فرد ہے بلکہ وہ اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ وہ کسی ایسے جرم کا مرتکب ہوچکا تھا جس کی سزا قتل تھی لیکن بعض علماء نے صرف ظاہری حالت کو دیکھ کر کہ بعض قیدی قتل کردیئے گئے تھے یہ نتیجہ نکال لیا کہ قیدی کو قتل بھی کیا جاسکتا ہے حالانکہ یہ بات اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعامل ہر دو کے لحاظ سے قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔

یہ اس تعلیم کا ڈھانچہ ہے جو اسلام نے جنگی قیدیوں کے متعلق دی ہے اور ہر عقل مند شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ ایک نہایت منصفانہ قانون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا نے دنیا کو عطا کیا ہے اور موجودہ زمانہ کی ترقی یافتہ اور مہذب کہلانے والی اقوام بھی اس سے بہتر قانون دنیا کو نہیں دے سکیں کہ جس میں اگر ایک طرف جنگ کے ناواجب طور پر طول پکڑ جانے اور بین الاقوامی مظالم کا سدباب کیا گیا ہے تو دوسری طرف احسان و مروت کے پہلو کو بھی بہترین صورت میں قائم رکھا گیا ہے بلکہ اگر غور کیا جاوے تو اس قانون میں دشمن کے ساتھ نرمی اور احسان کا پہلو اپنی حفاظت کے پہلو سے بھی غالب ہے اور یقیناً آج تک کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس نے اپنے خونی دشمن کے ساتھ جو اسے ملیا میٹ کردینے کے درپے ہو ایسے منصفانہ اور محسنانہ سلوک کا حکم دیا ہو۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 413 تا 417، مطبوعہ قادیان 2011)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا ✡ ہم کو وہی پیارا دِلبر وہی ہمارا

اُس بِن نہیں گزارا غیر اُس کے جھوٹ سارا ✡ یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1115) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دہلی پہنچ کر مولوی نذیر حسین صاحب اور مولوی بشیر احمد بھوپالوی سے مباحثہ فرمایا تھا۔ اُس سفر سے واپسی پر جماعت پٹیالہ کی درخواست پر ایک دو روز کیلئے حضور نے پٹیالہ میں قیام فرمایا۔ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ہمراہ تھے۔ ان دنوں میری شادی ونکاح کا مرحلہ درپیش تھا اور میرے والد مرحوم اپنی دنیادارانہ وضع کے پابند اور نام ونمود کے خوگر تھے اور اپنے احباب اور مشیروں کے زیر اثر شادی کے اہتمام میں باوجود مالی حالت اچھی نہ ہونے کے قرض لے کر بھی جلوس اور خلاف شرع رسوم کی تیاروں میں مصروف تھے۔ خاکسار نے اُن سے ان رسوم کی مخالفت اور اپنی بیزاری کا اظہار کیا مگر اُن پر کچھ اثر نہ ہوا۔ میں نے اپنی جائے ملازمت راجپورہ سے ان رسومات کے خلاف شرع اور خلاف اخلاق وتمدن ہونے کے متعلق تین چار صفحات کا ایک مضمون لکھ کر دہلی کے ایک ہفتہ وار اخبار میں شائع کرایا اور چند کاپیاں منگوا کر اپنے والد صاحب کی خدمت میں اور دیگر بزرگان کے نام بھجوادیں۔ اس کے بعد میں پٹیالہ آکر اپنے والد صاحب سے ملا۔ والد صاحب نے مضمون کی تعریف کی اور اُن خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مضمون کے مطابق تم اپنے وقت پر عمل کر لینا۔ میں نے تو صرف یہی ایک شادی کرنی ہے۔ میں تو اسی طرح کروں گا جیسا میرا دل چاہتا ہے۔ تم کو وہ باتیں پسند ہوں یا نہ ہوں۔ اس کا جواب خاموش رہنے کے سوا اور میرے پاس کیا تھا۔ آخر میں نے ایک اہل حدیث مولوی سے جن کے ہمارے خاندان سے بہت تعلقات تھے اور خاکسار پر وہ بہت شفقت فرماتے تھے اپنی یہ مشکل پیش کی۔ انہوں نے سن کر میرے والد صاحب کی طبیعت سے واقف ہونے کی وجہ سے اُن کو تو کچھ کہنے کی جرأت نہ کی بلکہ مجھے بڑی سختی سے تلقین کی کہ اگر تمہارے والد صاحب ان خلاف شرع رسومات کے ادا کرنے سے نہ رکیں تو تم شادی کرانے سے انکار کردو۔ چونکہ میں اپنے والد صاحب کی طبیعت سے واقف تھا اور میرا کوئی دوسرا بہن بھائی بھی نہ تھا اس لئے میں نے خیال کیا کہ ایسا جواب اُن کو سخت ناگوار معلوم ہوگا اور میرے اُن کے تعلقات ہمیشہ کیلئے خراب ہوکر خانگی زندگی کیلئے تباہ کن ہوں گے۔ اس لئے ان حالات میں میں سخت پریشانی اور تردّد میں تھا کہ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پٹیالہ تشریف لے آئے۔ ایام قیام پٹیالہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب نماز عشاء کے بعد شب باش ہونے کیلئے ہمارے مکان پر تشریف لاتے اور صبح کی نماز کے بعد پھر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوجاتے۔ ایک دن موقعہ پا کر میں نے اپنی مشکل کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے اس داستان کو بڑے غور سے سنا اور فرمایا کہ چونکہ حضرت صاحب تشریف فرما ہیں اس لئے اس معاملہ کو حضور کے پیش کردو۔ میں نے عرض کیا کہ لوگوں کی ہر وقت آمدورفت اور حضرت صاحب کی مصروفیت کے سبب شاید حضرت صاحب سے عرض کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ مولوی صاحب نے فرمایا موقعہ نکالنے کی ہم کوشش کریں گے۔ خاکسار تو رخصت نہ ہونے کے سبب ایک روز قبل ہی راجپورہ اپنی جائے ملازمت پر چلا گیا۔ حضرت صاحب اُس سے ایک روز بعد یا دوسرے روز بغرض واپسی راجپورہ صبح آٹھ بجے والی گاڑی سے پہنچے اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہوکر جب ٹرین پر سوار ہونے کیلئے پلیٹ فارم راجپورہ پر تشریف لائے تو مولوی صاحب نے خاکسار کو قریب طلب فرما کر یہ سارا واقعہ حضور کے گوش گزار کردیا۔ حضور نے تمام حالات سن کر خاکسار سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے والد صاحب کو یہ علم ہے کہ آپ کو ایسی رسوم جو کہ خلاف شرع ہیں دل سے پسند نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اُن سے زبانی عرض کرنے کے علاوہ ایک مدلل مضمون ان رسومات کے خلاف لکھ کر ایک اخبار میں اپنے نام سے شائع کرا کر اسکی کاپیاں اپنے والد صاحب کے پاس پہنچائیں۔ مگر وہ مضمون کو پسند کرنے اور اس سے متفق ہونے کے باوجود عملاً اس کے خلاف اور اپنی مرضی کے موافق کرنے پر آمادہ ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر تم اُن اہل حدیث مولوی صاحب کے کہنے کے موافق شادی سے انکار کردو تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ ہمیشہ کیلئے میرا اُن سے انقطاع انجام ہوگا۔ اس کے بعد فرمایا آخر نکاح وغیرہ کی رسم تو اسلامی شریعت کے مطابق ہی ہوگی۔ خاکسار کے اثبات پر جواب عرض کرتے ہوئے فرمایا کہ جو رسوم شرع اور سنت کے موافق ہیں اُن کو تم اپنی طرف سے سمجھو اور جو خلاف شرع امور ہیں اُن کو اُن کی مرضی پر چھوڑ دو۔ دل سے ناپسند کرنے کے باوجود کچھ تعرض نہ کرو۔ اس طرح یہ مرحلہ بغیر فساد اور نزاع کے گزر جائے گا۔ پھر مولوی صاحب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ میرے نزدیک کسی لڑکے کو کسی خلاف شرع امر میں باپ کو منع کرنے کا اس سے زیادہ حق نہیں کہ وہ اس امر کا خلاف شرع ہونا اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کردے۔ سختی سے روکنے یا جبر کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے والدین کے سامنے ادب کے ساتھ اپنا شانہ جھکانے کا اور اُن کے آگے اُف تک نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اتنے میں گاڑی آگئی۔ خاکسار نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا اور نیچے اُتر کر حضرت مولوی صاحب سے جب مصافحہ کیا تو مولوی صاحب نے فرمایا! کہ حضرت صاحب کے فتویٰ نے آپکی مشکل کا حل کردیا۔ میں نے اسی لئے کہا تھا کہ حضرت صاحب سے عرض کرنا چاہیئے۔ دراصل ہم مولوی صاحبان کی نظریں اُن گہرائیوں تک نہیں جاتیں جہاں حضرت صاحب کا نقطہ نگاہ ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ معاملہ بلامخالفت گزر گیا۔

(1116) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں تھے تو وہاں ہیضہ بہت پھیلا ہوا تھا اور منادی ہورہی تھی تو چراغ خادم نے آکر کہا کہ پوریاں اور حلوا خوب کھایا جائے اس سے ہیضہ نہیں ہوگا۔ اُس نے زنانہ میں آکر یہ ذکر کیا تھا۔ دراصل اُس نے مذاق کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پانچ چھ روپے لے کر باہر تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب سے فرمایا کہ دوستوں کو کھلایا جائے کیونکہ چراغ کہتا تھا کہ ایسی منادی ہورہی ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ چراغ تو شریر ہے۔ یہ چیز تو ہیضہ کیلئے مضر ہے۔ چراغ نے تو ویسے ہی کہہ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو یہ سمجھا تھا کہ اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ شاید کوئی تحقیق ہوئی ہو۔ آپ پھر گھر میں تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد میں نے چراغ کو ڈانٹا کہ تم نے یہ کیا بات کی تھی۔ اُس نے کہا کہ مجھے کیا معلوم تھا کہ حضرت جی اندر بیٹھے ہیں۔

(1117) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خارش ہوگئی اور انگلیوں کی گھائیوں میں پھنسیاں تھیں اور تر تھیں۔ دس بجے دن کے میں نے دیکھا تو آپ کو بہت تکلیف تھی۔ میں تھوڑی دیر بیٹھ کر چلا آیا۔ عصر کے بعد جب میں پھر گیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں نے عرض کیا کہ خلاف معمول آج حضور کیوں چشم پُرنم ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میرے دل میں ایک خیال آیا کہ اے اللہ! اس قدر عظیم الشان کام میرے سپرد ہے اور صحت کا میری یہ حال ہے کہ اس پر مجھے پُرہیبت الہام ہوا کہ تیری صحت کا ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے؟ فرمایا کہ اس الہام نے میرے وجود کا ذرہ ذرہ ہلا دیا اور میں نہایت گریہ وزاری کے ساتھ سجدہ میں گر گیا۔ خدا جانے کس قدر عرصہ مجھے سجدہ میں لگا۔ جب میں نے سر اُٹھایا تو خارش بالکل نہ تھی اور مجھے اپنے دونوں ہاتھ حضور نے دکھائے کہ دیکھو کہیں پھنسی ہے؟ میں نے دیکھا تو ہاتھ بالکل صاف تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی پھنسی بالکل نکلی ہی نہیں۔

(1118) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی جمع تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اُڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف اور بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کیلئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیئے اور ہمارا کیا ہے، رات گزر ہی جائے گی۔ نیچے آکر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو۔ مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو۔ پھر میں لے آیا۔

(1119) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ چوہدری رستم علی خاں صاحب مرحوم انسپکٹر ریلوے تھے۔ ایک سو پچاس روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔ بڑے مخلص اور ہماری جماعت میں قابل ذکر آدمی تھے۔ وہ بیس روپیہ ماہوار اپنے پاس رکھ کر باقی کل تنخواہ حضرت صاحب کو بھیج دیتے تھے۔ ہمیشہ اُن کا یہ قاعدہ تھا۔ ان کے محض ایک لڑکا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو وہ اُسے قادیان لے آئے مع اپنی اہلیہ کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت اقدس نے ایک دن فرمایا کہ رات میں نے رویاء دیکھا کہ میرے خدا کو کوئی گالیاں دیتا ہے۔ مجھے اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ جب آپ نے رؤیاء کا ذکر فرمایا تو اُس سے اگلے روز چوہدری صاحب کا لڑکا فوت ہوگیا کیونکہ ایک ہی لڑکا تھا۔ اس کی والدہ نے بہت جزع فزع کی اور اس حالت میں اسکے منہ سے نکلا ارے ظالم! تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔ ایسے الفاظ وہ کہتی رہی جو حضرت صاحب نے سن لئے۔ اُسی وقت آپ باہر تشریف لائے اور آپ کو بڑا رنج معلوم ہوتا تھا۔ اور بڑے جوش سے آپ نے فرمایا کہ اسی وقت وہ مردود عورت میرے گھر سے نکل جائے۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی والدہ جو بڑی دانشمند اور فہمیدہ تھیں انہوں نے چوہدری صاحب کی بیوی کو سمجھایا اور کہا کہ حضرت صاحب سخت ناراض ہیں۔ اُس نے توبہ کی اور معافی مانگی اور کہا کہ اب میں رونے کی بھی نہیں۔ میر صاحب کی والدہ نے حضرت صاحب سے آکر ذکر کیا کہ اب معافی دیں وہ توبہ کرتی ہے اور اُس نے رونا بھی بند کردیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا اُسے رہنے دو اور تجہیز و تکفین کا انتظام کرو۔

(1120) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کا جب انتقال ہوا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہر تشریف لائے۔ میں موجود تھا۔ فرمایا کہ لڑکے کی حالت نازک تھی۔ اس کی والدہ نے مجھ سے کہا کہ آپ ذرا اسکے پاس بیٹھ جائیں۔ میں نے نماز نہیں پڑھی۔ میں نماز پڑھ لوں۔ فرمایا کہ وہ نماز میں مشغول تھیں کہ لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ میں ان خیالات میں پڑ گیا کہ جب اس کی والدہ لڑکے کے فوت ہونے کی خبر سنے گی تو بڑا صدمہ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے سلام پھیرتے ہی مجھ سے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کہ لڑکا تو فوت ہوگیا۔ انہوں نے بڑے انشراح صدر سے کہا کہ الحمدللہ! میں تیری رضا پر راضی ہوں۔ ان کے ایسا کہنے پر میرا غم خوشی سے بدل گیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ تیری اولاد پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔ باہر جب آپ تشریف لائے ہیں تو اس وقت آپ کا چہرہ بشاش تھا۔ کئی دفعہ میں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے کہ کسی کی بیماری کی حالت میں بہت گھبراتے تھے اور مریض کو گھڑی گھڑی دیکھتے اور دوائیں بدلتے رہتے تھے۔ مگر جب مریض فوت ہوجاتا تو پھر گویا حضور کو خبر بھی نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ میاں مبارک احمد صاحب کی بیماری میں بھی بہت گھبراہٹ حضور کو تھی اور گھڑی گھڑی باہر آتے تھے۔ پھر دوا دیتے لیکن اسکی وفات پر حضرت ام المومنین کے حد درجہ صبر کا ذکر کر کے حضور بڑی دیر تک تقریر فرماتے رہے۔ فرمایا کہ جب قرآن شریف میں اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کہ جب صابروں کے ساتھ اللہ کی معیت ہے تو اس سے زیادہ اور کیا چاہیئے۔ لڑکے کا فوت ہونا اور حضور کا تقریر کرنا ایک عجیب رنگ تھا۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر خادم کو اپنے پر یہ لازم کر لینا چاہئے کہ
باقاعدہ خطبہ جمعہ کو سنے اور اس میں دی گئی نصائح پر عمل کرے
(پیغام بر موقع اجتماع خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش 2022ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

چندہ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ یا جماعت کیلئے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہے

’کیوں؟‘ کا سوال نئی نسل میں بہت عام ہے، تو آپ کو اس ’کیوں‘ کا جواب دینا ہوگا

عہدیداران کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے کہ جو بھی وہ کر رہے ہیں کیا وہ قرآنی تعلیمات کے مطابق ہے، اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہے یا نہیں

جماعتی عہدیداران کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کی طرف سے احباب جماعت کو کوئی منفی رویہ دیکھنے کو نہ ملے

وہ لوگ جو شوریٰ کے فیصلوں پر عمل نہیں کرتے یا جن کو شوریٰ کے فیصلہ جات کے بارے میں کسی قسم کے بھی تحفظات ہیں

وہ درحقیقت خلیفۃ المسیح کے فیصلہ جات کا انکار کر رہے ہیں کیونکہ شوریٰ کے جملہ فیصلہ جات کی منظوری خلیفۃ المسیح نے دی ہوئی ہوتی ہے

اگر آپ کے ساتھ کے طلباء آپ سے گفتگو نہیں کرنا چاہتے یا آپ کی بات نہیں سننا چاہتے تو پھر آپ ان کیلئے دعا کریں

آپ کا ذاتی رویہ اور شخصیت بھی اسلام کی تبلیغ کو پھیلانے میں نہایت اہم ہے، اس لئے آپ میں اور غیروں میں نمایاں فرق ہونا چاہئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مغربی کینیڈا کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23/ اکتوبر 2021ء کو طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ مغربی کینیڈا کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ 115 طلباء نے بیت النور کیلگری کینیڈا سے آن لائن شرکت کی۔ ملاقات کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، جس کے بعد طلباء کو حضور انور کی خدمت میں سوالات پیش کرنے کا موقع ملا۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور انور یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بعض خدام گریجوایٹ ہونے کے بعد بھی طلباء کی شرح کے مطابق ہی چندہ دے رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر وہ کام کر رہے ہیں یا وظیفہ یا کوئی سکالرشپ یا کوئی جیب خرچ مل رہا ہے تو انہیں اس کے مطابق ادائیگی کرنی چاہئے جو وہ باقاعدگی سے حاصل کر رہے ہیں۔ وہ جن کی کوئی آمدنی نہیں ہے، نہ ہی وہ والدین سے کوئی جیب خرچ لے رہے ہیں اور کوئی سکالرشپ بھی نہیں ہے (وہ اس شرح پر چندہ دے سکتے ہیں)۔ بعض طلبہ ایسے ہیں جو تحقیق کر رہے ہیں اور انہیں بھی کچھ معمولی سی رقم یا وظیفہ مل رہا ہے تو انہیں اس کے مطابق ادائیگی کرنی چاہئے۔ تو آپ انہیں کہہ سکتے ہیں کہ اگر تم کما رہے ہو تو یہی بہتر ہے کہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرو۔ کیونکہ تم یہ چندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو یا جماعت کو نہیں دے رہے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوشنودی حاصل کرنے کیلئے دے رہے ہو۔ یہ قرآنی احکامات میں سے ایک حکم ہے۔ دیکھو یہ قرآن کریم کے ابتدا میں بیان فرمودہ احکامات میں سے ایک حکم ہے۔ اس لیے اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم روزمرہ کے اخراجات پورے کر رہے ہیں اور ہم شرح کے مطابق چندہ ادا نہیں کر سکتے تو پھر وہ صدر صاحب کو درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ خدام کے چندہ سے رعایت دیں اور اگر وہ جماعتی چندہ ہے تو پھر وہ نظام جماعت سے اجازت لے سکتے ہیں کہ فلاں فلاں وجوہات کی بنا پر میں شرح کے مطابق چندہ دینے سے قاصر ہوں۔ ہم تو صرف ان سے درخواست کر سکتے ہیں، انہیں نصیحت کر سکتے ہیں، انہیں مجبور نہیں کر سکتے۔ اگر وہ یہ بات سمجھ جائیں کہ وہ یہ چندہ اللہ تعالیٰ کی خاطر دے رہے ہیں اور اللہ کی محبت کے حصول کیلئے دے رہے ہیں کیونکہ اللہ نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بہتری کیلئے چندہ دیں اور جماعت کے روزمرہ اخراجات کیلئے چندہ دیں۔ اگر وہ یہ بات سمجھ جائیں کہ یہ چندہ ایک خاص اور اچھے مقصد کیلئے استعمال ہو رہا ہے تو پھر وہ ادائیگی بھی کریں گے۔ اس لیے آپ کو انہیں سمجھانا ہوگا کہ آپ یہ چندہ کہاں خرچ کر رہے ہیں۔ جب میں تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں تو بسا اوقات میں یہ تفصیل بھی بتا دیتا ہوں کہ یہ رقم افریقہ میں اس مقصد کیلئے خرچ ہو رہی ہے، کسی فلاں مقصد کیلئے قادیان میں یا انڈیا میں خرچ ہو رہی ہے یا دنیا کے کسی دوسرے حصے میں (خرچ ہو رہی ہے)۔ بعد میں کئی لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کا خطبہ سننے کے بعد اب ہمیں احساس ہوا ہے کہ ہمیں کیوں چندہ دینا چاہئے۔ اور یہ کہ اب ہم اپنی استطاعت اور شرح کے مطابق چندہ دیں گے۔ اس لیے انہیں غلط طریق پر پیچھے دھکیلنے کی بجائے آپ انہیں توجہ دلائیں کہ ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور انہیں کیوں چندہ ادا کرنا چاہئے۔ ’کیوں؟‘ (کا سوال) نئی نسل میں بہت عام ہے۔ تو آپ کو اس ’کیوں‘ کا جواب دینا ہوگا۔ آپ نے اس ’کیوں‘ کا حل نکالنا ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ بعض اوقات ہم لوگوں کو نظام جماعت کے خلاف بات کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، ایسے موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، پہلی بات یہ ہے کہ عہدیداران کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے کہ جو بھی وہ کر رہے ہیں کیا وہ قرآنی تعلیمات کے مطابق ہے، اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر عہدیداران ٹھیک ہیں اور اللہ کے خوف سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والے ہیں تو پھر ان سے صرفِ نظر کیا جا سکتا ہے اور الزام ان لوگوں پر آئے گا جو عہدیداران کے خلاف منفی باتیں کر رہے ہیں۔ بعض اوقات عہدیداران کے رویوں کی وجہ سے چند لوگوں کو ان عہدیداران کے خلاف کچھ شکایات بھی ہوتی ہیں۔ اس لیے پہلی بات تو یہ ہے کہ جماعتی عہدیداران کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کی طرف سے احبابِ جماعت کو کوئی منفی رویہ دیکھنے کو نہ ملے۔ انہیں کیوں عہدیداران سے شکایات ہیں یا وہ ان کے بارے میں بدکلامی کرتے ہیں، اس لیے کہ ان کے ذاتی تجربات ہیں اور شکایات ہیں۔ اور پھر وہ ذاتی شکایات کی وجہ سے نظام جماعت کے خلاف بولتے ہیں۔ اس لیے اگر وہ آپ کے قریبی دوست ہیں تو پھر آپ انہیں بتا سکتے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اگر آپ کو کسی عہدیدار سے کوئی ذاتی شکایت ہے تو پھر بھی آپ کو نظام جماعت کے خلاف کوئی بری بات نہیں کہنی چاہئے۔ آپ کے اپنے ذاتی اختلافات ہو سکتے ہیں جو حل کیے جا سکتے ہیں یا آپ بالا نظام یا خلیفہ وقت تک اس معاملہ کو لے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے بعد بھی وہ نہیں رکتے یا اس بات پر مصر رہتے ہیں تو آپ ان کیلئے دعا کریں اور کچھ وقت کیلئے ان کی صحبت چھوڑ دیں تا کہ انہیں احساس ہو جائے کہ وہ جو کر رہے تھے وہ غلط تھا اور اس کی وجہ سے ان کا ایک قریبی دوست ان سے دور ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کیلئے دعا بھی کرتے رہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بات جماعت کو بدنام کر رہی ہے یا جماعت کو نقصان پہنچا رہی ہے تو پھر آپ کو بالائی نظام کو مطلع کرنا چاہئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نظام جماعت کے خلاف باتیں کر رہے ہیں، صرف عہدیداران کے بارے میں نہیں بلکہ نظام جماعت کے بارے میں بھی۔ تو یہ آپ کا فرض ہے۔ لیکن پہلی چیز یہ ہے کہ انہیں نصیحت کریں اور اگر وہ آپ کے قریبی دوست ہیں تو نرمی سے انہیں سمجھائیں کہ نہیں یہ درست رویہ نہیں ہے۔ یہ بات کرنے کا درست طریق نہیں ہے۔ یہ جماعت کو نقصان نہیں پہنچائے گا بلکہ یہ آپ کیلئے نقصان کا باعث ہوگا اس لیے اس معاملے کو چھوڑ دیں۔ تو یہ وہ طریقہ ہے جس سے ہم انہیں نصیحت کر سکتے ہیں۔ اگر وہ توبہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر ان کی صحبت چھوڑ دو۔ لیکن ان کو صرف چھوڑ نہیں دینا بلکہ ان کیلئے دعا بھی کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں گمراہ ہونے سے بچائے۔

ایک اور خادم نے سوال کیا کہ اس وبا کے دوران ہماری زندگیوں میں بہت تبدیلی آئی ہے، چند مثبت چیزیں بھی ہوئی ہیں جیسے حضور انور سے کلاسز کے ذریعہ ملاقات کا نصیب ہونا جو ہم اب بھی کر رہے ہیں، حضور انور کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ ہم کب ذاتی ملاقاتیں کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، آپ اس وقت کیلگری کینیڈا میں بیٹھے ہیں جو یہاں سے آٹھ ہزار کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے۔ تو آپ جب بھی لندن آئیں تو آپ مجھے مل سکتے ہیں۔ میں نے احباب سے ذاتی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس سے ہٹ کر بھی یہ ایک نیا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے کھولا ہے تو ہم اس سے مستفید ہو رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ راستہ بھی بند نہیں ہوا۔ وہ بھی کھلا ہے۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ میں کینیڈا کب آؤں گا، آپ سے ملنے کیلئے تو یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن جہاں تک آپ کا تعلق ہے تو آپ مجھ سے یہاں لندن ملنے آ سکتے ہیں، اسلام آباد میں، لندن میں نہیں۔ ٹھیک ہے۔

ایک دوسرے خادم نے سوال کیا کہ بسا اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عہدیدار کو ایک فیصلے کے بارے میں کچھ تحفظات ہوتے ہیں جبکہ وہ فیصلہ اجتماعی طور پر طے ہو چکا ہوتا ہے مثلاً عاملہ کے اجلاس میں۔ ایسی صورتحال میں حضور انور کی کیا ہدایت ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، آج کی دنیا میں ہم جمہوریت کو تسلیم کرتے ہیں۔ جب مجلس عاملہ کی اکثریت کوئی فیصلہ کرتی ہے تو ہمیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے۔ اور اگر کوئی فیصلہ شوریٰ میں طے ہوتا ہے تو شوریٰ میں کیا گیا کوئی بھی فیصلہ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک تجویز ہوتی ہے اور آپ کی تمام تجاویز یہاں میرے پاس آتی ہیں۔ میری منظوری کے بعد وہ متعلقہ جماعت یا متعلقہ اتھارٹیز کو عمل درآمد کیلئے واپس بھجوائی جاتی ہیں۔ اگر ان کو شوریٰ کے فیصلہ کے بارے میں تحفظات ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کے فیصلے کو ماننے سے انکار کر رہے ہیں۔ اگر وہ خلیفۃ المسیح کے فیصلہ کو ماننے سے انکار

آپ کے اجتماع کا موضوع ’’مالی قربانی-ماڈل وِلیج‘‘ مناسب نہیں یہ ایک محدود موضوع ہے

آپ کے اجتماع کا موضوع ’’خدمت خلق‘‘ ہونا چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا ’’مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است‘‘

❁ تمام مذاہب، فرقے، رنگ و نسل اور قومیت کے لوگوں کی خدمت کرنا جماعت کے اوّلین مقاصد میں سے ہے ❁ ہر ناصر کو چاہئے کہ سچے جذبے کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کو اپنی اولین ترجیح بنائے ❁ اُنہیں تمام لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ❁ انہیں غریبوں کی امداد کیلئے خرچ کرنا چاہئے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہئے ❁ انہیں چاہئے کہ وہ نیک نیتی اور خلوص نیت سے مسکینوں، یتیموں اور بیوہ عورتوں کی خدمت کیلئے کوشش کریں ☆

اجتماع مجلس انصاراللہ ہالینڈ 2022ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز پیغام کا اردو مفہوم

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ دی نیدرلینڈز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے آپ کا خط موصول ہوا ہے جس میں ’’مالی قربانی: ماڈل وِلیج‘‘ کے موضوع پر 26 سے 28/اگست 2022ء تک آپ کے نیشنل اجتماع کے انعقاد کیلئے راہنمائی کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کی نیشنل اجتماع کے انعقاد کی درخواست کو منظور کرتا ہوں، تاہم آپ کے اجتماع کا موضوع ’’مالی قربانی: ماڈل وِلیج‘‘ مناسب نہیں ہے اور مالی قربانیوں کے وسیع تر معنوں کے اعتبار سے بہت محدود موضوع ہے۔ ایسے پراجیکٹس سے متعلق بہت سا کام Humanity First اور IAAAE کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لیے آپ کے اجتماع کا عنوان ’’خدمت خلق‘‘ میں تبدیل ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا: ’’مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است‘‘ مزید برآں، جیسا کہ گزارش کی گئی ہے، اس پُرمسرت موقع پر مجلس انصاراللہ نیدرلینڈز کے ممبران کیلئے میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی بعثت سے ہمارے لیے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو زندہ کیا ہے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے وضاحت فرمائی ہے کہ آپ کی آمد کا اہم اور بنیادی مقصد انسان کے اندر خلوص نِیّت پیدا کرنا ہے تا کہ وہ حقوق اللہ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کیلئے پوری کوشش کرے۔ ’’خدمتِ خلق‘‘ جو کہ بنی نوع انسان کیلئے ایک جامع روحانی اور جسمانی خدمت ہے ہمارے دین کا ایک بنیادی پہلو ہے۔ تمام مذاہب، فرقے، رنگ و نسل اور قومیت کے لوگوں کی خدمت کرنا جماعت اور مجلس انصاراللہ کے اوّلین مقاصد میں سے ہے۔ تمام ممبران کی یہ اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ ان خدمات میں حصہ لیں اور اس سلسلے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ محبت، امن اور رحم کا مقدس پیغام، جو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے بنی نوع انسان کو دیا اور عمل کرنے کیلئے ہمارے لیے چھوڑا، ہمارے لیے ایک خوشگوار تبدیلی کا ذریعہ بن گیا ہے۔ ہمیں اپنے اردگرد مشاہدہ کرنا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ آج مسلمان اسلام پر کس طرح عمل پیرا ہیں۔ اس پر غور کرنا لامحالہ سراسر مایوسی کے احساس کا باعث بنے گا۔

مسلمان صحیح راستہ سے بھٹک چکے ہیں۔ وہ اس مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں جس کیلئے اللہ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا۔ تاہم حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے اسلام کے ان بنیادی اور اہم اصولوں کو از سر نو زندہ کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم اس مقصد کو سمجھیں اور پھر اپنی صلاحیتوں کے مطابق اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر ناصر کو چاہئے کہ وہ اپنے قول سے ہی نہیں بلکہ اپنے عمل کے ذریعے اور سچے جذبے کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی تعلیمات کو پوری دنیا میں پھیلانا اپنی اولین ترجیح بنائے۔ اُنہیں ضرورت مند لوگوں کی خدمت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اُنہیں تمام لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اُنہیں غریبوں کی امداد کیلئے خرچ کرنا چاہئے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ وہ نیک نیتی اور خلوص نیت سے مسکینوں، یتیموں اور بیوہ عورتوں کی خدمت کیلئے کوشش کریں اور انسانیت کی بہتری کیلئے ہمیشہ تہ دل سے کوشاں رہیں۔ یہ کوشش نہ صرف آپ کے اپنے ایمان کو مضبوط کرے گی بلکہ آپ کو دوسرے مذاہب کے لوگوں تک پہنچنے کے قابل بنائے گی، جو اسلام کی خوبصورت تعلیمات سے ناواقف ہیں۔ ایسے اعمال و افعال آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک حقیقی انصار بنائیں گے اور آپ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے برکت عطا فرمائے تا کہ آپ اس کے مختلف پروگراموں اور سرگرمیوں سے مستفید ہو سکیں۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 6/دسمبر 2022)

کر رہے ہیں تو پھر ان کے احمدی ہونے کا کیا فائدہ؟ بعض اوقات لوگ کہتے ہیں کہ یہ معروف فیصلہ نہیں ہے اور معروف کے معنی یہ ہیں کہ ہر وہ فیصلہ جو قرآن کریم کے مطابق ہو، جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو، جو سنت کے مطابق ہو۔ معروف کی اصطلاح بھی قرآن کریم میں استعمال ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ کیا ان لوگوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معروف اور غیر معروف فیصلوں کی کوئی فہرست تیار کر رکھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کون سے فیصلے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق تھے اور معروف تھے اور کون سے غیر معروف تھے۔ تو ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اس لیے معروف کو سمجھنے میں غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ معروف کا معنی ہر اس بات کے ہیں جو قرآن کریم کے مطابق ہو، قرآنی احکامات کے مطابق ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہو اور آج کے دور میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے مطابق ہو۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ کسی خلیفہ نے اس کے خلاف کوئی بات کہی ہو۔ اس لیے وہ لوگ جو شوریٰ کے فیصلوں پر عمل نہیں کرتے یا جن کو شوریٰ کے فیصلہ جات کے بارے میں کسی قسم کے بھی تحفظات ہیں وہ درحقیقت خلیفۃ المسیح کے فیصلہ جات کا انکار کر رہے ہیں۔ کیونکہ شوریٰ کے جملہ فیصلہ جات کی منظوری خلیفۃ المسیح نے دی ہوئی ہوتی ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ ایک پیشگوئی ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ واقعہ کس دَور میں پورا ہوگا۔ اور بطور احمدی اس حوالے سے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ ہم آپ کو معین وقت تو نہیں بتا سکتے۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو ان شاء اللہ اپنے وقت پر پوری ہوگی۔ لیکن ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی دعاؤں، اپنے اعمال اور اپنے علم کے ذریعہ اس مقصد کو جلد از جلد حاصل کر لیں۔ بلکہ اپنے دور میں ہی پورا کر لیں۔ عین ممکن ہے کہ ہم اس پیشگوئی کو اپنے دور میں پورا ہوتا دیکھیں۔ اگر آپ اللہ کے سامنے جھکیں گے اور پانچوں نمازیں وقت پر ادا کریں گے، یہ دعا کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ موقع عطا فرمائے کہ آپ اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھیں۔ اور جب آپ کا ہر عمل اسلام کی تعلیم اور قرآن کریم کے مطابق ہوگا اور احمدیوں کی اکثریت اس کے مطابق عمل کرے تو پھر آپ اس پیشگوئی کو اپنے دور میں پورا ہوتا دیکھ سکیں گے۔ لیکن اگر ابھی نہیں تو پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے اپنے وقت پر پورا کر دے گا۔

ایک خادم نے پوچھا کہ کیا کچھ گناہ جیسے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینا اور دیگر کبائر گناہ جیسے قتل یا چوری ایک جیسے ہی ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ کسی کا قتل یا چوری ایک ایسا گناہ ہے جو دوسروں کی حق تلفی ہے یا دوسرے انسانوں کے ساتھ درندگی سے پیش آنا ہے۔ جہاں تک نماز چھوڑنے کا تعلق ہے یا روزہ نہ رکھنا ہے خاص طور پر جب کوئی حقیقی وجہ بھی نہ ہو تو یہ ایسی مثالیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر جو ایک سچے مسلمان پر فرض ہیں ان سے روگردانی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارے ایسے گناہ بخش سکتا ہوں جو میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں یا حقوق اللہ میں کوتاہی سے متعلق ہیں یا جو دوسروں کے حقوق پر اثر انداز نہیں ہوتے لیکن میں تمہارے گناہ معاف نہیں کروں گا جو تم حقوق العباد کے حوالہ سے کرتے ہو۔ میں تمہیں معاف نہیں کروں گا اگر تم لوگوں کے حقوق میں تجاوز کرو گے۔ اس لیے قتل یا چوری نماز چھوڑنے سے زیادہ بڑے گناہ ہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ تاہم نماز لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔ اسی لیے ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو ادا کریں۔ بسا اوقات جب آپ نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی کسی کے ساتھ کچھ غلط کر رہا ہے اور وہ آدمی مدد کیلئے پکار رہا ہے تو آپ کو اپنی نماز توڑ کر اس کی مدد کرنی چاہئے۔ یہ پہلی ترجیح ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں بھی ہے۔ یوں حقوق العباد کا ادا کرنا بہت ضروری ہے اور ساتھ ساتھ حقوق اللہ کا ادا کرنا بھی بہت اہم ہے، اور اگر آپ نماز پڑھ رہے ہیں یا روزہ رکھ رہے ہیں تو آپ صرف فرائض ادا نہیں کر رہے بلکہ آپ اپنی اصلاح بھی کر رہے ہیں۔ ان چیزوں کی مدد سے آپ اپنی روحانیت، نیکی اور تقویٰ میں اضافہ کرتے ہیں۔

ایک اور خادم نے سوال کیا کہ وہ اپنے ساتھ پڑھنے والے طلباء کو کس طرح اسلام کا پیغام پہنچائے، خاص طور پر اس ماحول میں جو غیر مذہبی ماحول ہے جہاں مذہب کو حساس موضوع قرار دیا جاتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اگر یہ ایک حساس موضوع ہے اور آپ کے ساتھ طلبہ اس بارے میں آپ سے گفتگو نہیں کرنا چاہتے یا آپ کی بات نہیں سننا چاہتے تو پھر آپ ان کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو بدلے۔ یوں بنی نوع انسان سے ہمدردی اور محبت کا تقاضا ہے کہ آپ ان کیلئے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں سنے گا۔ اگر آپ کا اپنا رویہ مذہب کی مثبت عکاسی کرے گا اور وہ آپ میں ایسی مختلف بات محسوس کریں گے جو ان میں نہیں ہے تو پھر وہ بھی متوجہ ہوں گے۔ یوں آپ کا ذاتی رویہ اور شخصیت بھی اسلام کی تبلیغ کو پھیلانے میں نہایت اہم ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف لانے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ دعا کریں دوسرا یہ کہ آپ میں اور غیروں میں نمایاں فرق ہونا چاہئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12/نومبر 2021)

……☆……☆……☆……

اعلان نکاح :: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

مورخہ 31/جولائی 2023ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) عزیزہ ماہدہ صادق بنت مکرم صادق صاحب (امریکہ) ہمراہ عزیزم رضوان احمد (آئرلینڈ) ابن مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب (یوکے)

(2) عزیزہ حفصہ منیب احمد بنت مکرم سید ابراہیم منیب احمد صاحب (کینیڈا) ہمراہ عزیزم سید جہانگیر احمد شاہ ابن مکرم سید عقیل شاہد صاحب (یوکے)

(3) عزیزہ صبا خلت منگلا بنت مکرم عثمان احمد منگلا صاحب (امریکہ) ہمراہ عزیزم بلال احمد میاں ابن مکرم سعد احمد میاں صاحب (امریکہ)

(4) عزیزہ عائشہ محمود بنت مکرم محمود احمد (انیس) صاحب (مربی سلسلہ مرکزی چائنیز ڈیسک یوکے) ہمراہ عزیزم ریحان احمد خان (واقفِ نو) ابن مکرم رفیع احمد خان صاحب (یوکے)

(5) عزیزہ دانیہ وحید (واقفۂ نو) بنت مکرم عبد الوحید صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم مونس احمد (یوکے) ابن مکرم عبد الواسع عابد صاحب (مربی سلسلہ نائیجیریا)

(6) عزیزہ فریدہ صبا مرزا بنت مکرم محمد اکرم مرزا صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم وحید احمد شاکر (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم داؤد احمد عابد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے)

(7) عزیزہ ثانیہ رعنا طارق بنت مکرم مبشر احمد طارق صاحب (کینیڈا) ہمراہ عزیزم سید سلیم رضا (واقف نو، ایم ٹی اے گیمبیا) ابن مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب (مربی سلسلہ، سیرالیون)

(8) عزیزہ سیدہ جاذبہ شاہ (واقفہ نو) بنت مکرم ندیم احمد شاہ صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم منیب احمد (واقف نو) ابن مکرم محمد حنیف صاحب (جرمنی)

(9) عزیزہ رَحبہ ملک (واقفۂ نو) بنت مکرم احسان ملک صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم مشہود نعیم (واقفِ نو) ابن مکرم محمد نعیم اللہ خان صاحب (یوکے)

(10) عزیزہ اثنیٰ علی (کینیڈا) بنت مکرم چوہدری اصغر علی کلار صاحب شہید ہمراہ عزیزم حفیظ عمیر احمد ابن مکرم شفیق احمد قیصر صاحب (کینیڈا)

(11) عزیزہ امۃ المصور دین بنت مکرم نصیر احمد دین صاحب (نائب امیر جماعت یوکے) ہمراہ عزیزم جناح الدین ناصر ابن مکرم ضیاء الدین ناصر صاحب (یوکے)

(12) عزیزہ ماہ نور عارف (واقفۂ نو) بنت مکرم محمد عارف صاحب (بلجیم) ہمراہ عزیزم عطاء المنان راجپوت بھٹی (واقف نو، سوئٹزرلینڈ) ابن مکرم منور احمد راجپوت بھٹی صاحب (بلجیم)

(13) عزیزہ رغیبہ خان (واقفۂ نو) بنت مکرم عبد الستار خان صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم مشعال کریم ابن مکرم عبد الکریم صاحب (جرمنی)

(14) عزیزم عافیہ نسیم بنت مکرم مبارک احمد نسیم صاحب (صدر جماعت کولیئرز ووڈ، لندن) ہمراہ عزیزم آفاق احمد (واقفِ نو) ابن مکرم اشفاق احمد صاحب (صدر جماعت روہمپٹن، لندن)

(15) عزیزہ صبغہ نادیہ عارف بنت مکرم رفیق احمد عارف صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم اطہر چاند (واقفِ نو) ابن مکرم محمد نور چاند صاحب (یوکے)

(16) عزیزہ امۃ المصور ظفری (واقفۂ نو) بنت مکرم مظفر احمد ظفری صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم ذیشان احمد ابن مکرم اظہر احمد صاحب (یوکے)

(17) عزیزہ خولہ قمر بنت مکرم رشید الدین قمر صاحب مرحوم (یوکے) ہمراہ عزیزم دانیال احمد خان (واقفِ نو) ابن مکرم عبد الحیٔ خان صاحب (یوکے)

(18) عزیزہ دردانہ مقصود بنت مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم (یوکے) ہمراہ عزیزم محمد احسن (واقفِ نو) ابن مکرم مبشر احمد صاحب (کارکن ضیافت مسجد فضل لندن)

(19) عزیزہ پاکیزہ چیمہ بنت مکرم اطہر منصور چیمہ صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم سعد احمد ابن مکرم شاہ محمد جاوید صاحب (یوکے)

(20) عزیزہ عائشہ کومل شاہ بنت مکرم اظہر احمد شاہ صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم دانیال طاہر ابن مکرم وسیم طاہر صاحب (یوکے)

(21) عزیزہ مریم حمید بنت مکرم جاوید حیدر حمید صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم ناصر احمد ریحان ابن مکرم عبد البصیر ریحان صاحب (یوکے)

(22) عزیزہ صبیحہ بٹ اقبال بنت مکرم محمد ارشاد بٹ اقبال صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم اعجاز احمد ڈار ابن مکرم عبد الغنی ڈار صاحب مرحوم (انڈیا)

(23) عزیزہ صنم شاہد (واقفۂ نو) بنت مکرم شاہد تنویر احمد صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم جلیس احمد ابن مکرم انیس احمد صاحب (یوکے)

(24) عزیزہ نزل عدیل بنت مکرم عبد اللہ عدیل صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم مدثر محمود ابن مکرم اسد محمود صاحب مرحوم (جرمنی)

(25) عزیزہ ماہ نور احمد بنت مکرم انوار احمد صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم روہیل سعادت ابن مکرم سعادت احمد صاحب (یوکے)

(26) عزیزہ میرب اقبال بنت مکرم طاہر اقبال صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم ارسلان احمد ابن مکرم سرفراز احمد صاحب (یوکے)

(27) عزیزہ حمدیٰ طارق بنت مکرم طارق محمود صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم محمد انیق انجم ابن مکرم محمد انجم صاحب (یوکے)

(28) عزیزہ Jannat Nakabuubi Kiyemba صاحبہ بنت مکرم Hajji Shuaib Kiyemba Nseera صاحب (سابق امیر جماعت یوگینڈا) ہمراہ عزیزم عبد الرحیم لطیف ہمراہ مکرم جلال الدین لطیف صاحب (امریکہ)

......☆......☆......☆......

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو.کے 2023 کے موقع پر

(تنویر احمد ناصر، نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان)

دیکھ کر اس کو اِک سرور آیا
مسکراتا ہوا وہ نور آیا
اک تجلّی سی ربّ کی لگتی ہے
گویا مسرور کوہ طور آیا
لفظ اعجاز تھا ہر اک اس کا
مُردہ روحوں کو بھی شعور آیا
پیاس مستوں کی خود بجھانے کو
ساتھ لیکر مئے طہور آیا
صف بہ صف عاشقوں کا جھرمٹ ہے
شیفتہ شمع کے حضور آیا
اک جھلک دیکھنے مسیحا کی
دور سے لشکر طیور آیا
کاش بلوائیں مجھ کو بھی آقا
مَیں بھی کہتا کہ جی حضور آیا
دیکھ کر قدسیوں کا لشکر دل
اشک در اشک ناصبور آیا

......☆......☆......

اعلان ولادت

مکرم C.H.Rasih صاحب آف جماعت احمدیہ کرولائی (صوبہ کیرالہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام طاہر احمد تجویز فرمایا ہے۔ مکرم C.H.Rasih صاحب کے دو بچے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ موصوف جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ موصوف اور ان کے بچوں کی صحت و سلامتی، نیک خادم دین بننے، کاروبار میں برکت کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (راجہ جمیل، انسپکٹر بدر)

دعائے مغفرت

مکرم نصیب خان صاحب نائب امیر ضلع جیند کے والد مکرم اَروِن کمار صاحب آف ملک پور ضلع جیند صوبہ ہریانہ مورخہ 16/جولائی 2023ء بروز اتوار وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (آزاد حسین، انسپکٹر بدر)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 268، ایڈیشن 1984ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ
کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 266، ایڈیشن 1984ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

نمازجنازہ حاضروغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14/جون 2023ء بروز بدھ 12 بجے بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضروغائب پڑھائی۔

نمازجنازہ حاضر

☆مکرمہ امۃ الرشید قریشی صاحبہ

اہلیہ مکرم سید رشید ارشد صاحب (بیت الفتوح، یو.کے)

9/جون 2023ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ خلافت احمدیہ سے عشق اور عقیدت کا تعلق تھا۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ مرحومہ گذشتہ کئی سالوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلئے روزانہ دو نوافل باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ ہمیشہ درود شریف پڑھتی رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ لواحقین میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ان کے بیٹے مکرم کلیم گلزار شاہ صاحب بیت الفتوح جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

نمازجنازہ غائب

(1)مکرمہ اشرف صدیقہ صاحبہ

اہلیہ مکرم چودھری مختار احمد جٹ صاحب (شیخوپورہ)

5/فروری 2023ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت فقیر محمد صاحب رضی اللہ عنہ (صدر جماعت ونجواں ضلع گورداسپور) کی پوتی تھیں جنہوں نے لوائے احمدیت کی تیاری میں نمایاں حصہ لیا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنی مجلس میں لجنہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

(2)مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم عصمت اللہ صابر صاحب (کینیڈا)

8/مارچ 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ مرحومہ نے کراچی میں کئی سال سیکرٹری دعوت الی اللہ کے علاوہ قیادت محمود آباد کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے متعدد بیعتیں بھی کروائیں۔ چھوٹے بچے بچیوں سے لے کر بڑی عمر کی کئی خواتین کو قرآن کریم اور نماز باترجمہ سکھاتی رہیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، اعلیٰ اخلاق کی مالک، ایک فدائی، مخلص اور نیک فطرت خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق ومحبت کا تعلق تھا۔ خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہتیں اور دوسروں کو بھی اسکی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے، چار بیٹیاں اور بہت سے نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم ادیب احمد بلوچ صاحب (مربی سلسلہ وکالت اشاعت تحریک جدید ربوہ) کی نانی تھیں۔

(3)مکرم رشید الدین ملک صاحب (کینیڈا)

2/اپریل 2023ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان کے بڑے بیٹے تھے۔ مرحوم کے پڑدادا حضرت ملک برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ، دادا حضرت ملک نیاز محمد صاحب رضی اللہ عنہ اور نانا حضرت حکیم دین محمد صاحب رضی اللہ عنہ تینوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم 1974ء اور 1984ء میں اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ آپ 1980ء کی دہائی میں پاکستان میں بسوں میں سفر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی کیسٹس سنایا کرتے تھے۔ مرحوم ضرورت مندوں کی خوش دلی سے مدد کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹے اور آٹھ پوتے پوتیاں شامل ہیں۔

(4)مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب (کوئٹہ)

21/مارچ 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ آپ کے والد حضرت محمد بوٹا صاحب رضی اللہ عنہ نے سیالکوٹ سے پیدل قادیان جاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم خلافت کے اطاعت گزار، اچھے اخلاق کے مالک، خاموش طبع، بہادر اور جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(5)مکرمہ امۃ السمیع شفیق صاحبہ بنت مکرم شیخ نصیر الدین صاحب (جماعت شارلٹ، امریکہ)

25/اپریل 2023ء کو ایک کار حادثہ میں 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرمہ امۃ الرحمٰن احمد صاحبہ (نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ امریکہ) کی چھوٹی بہن تھیں۔ آپ کے والد مکرم شیخ نصیر الدین صاحب واقف زندگی تھے جنہیں مبلغ انچارج نائیجیریا اور مبلغ انچارج زیمبیا کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(6)مکرم شاہ زیب احمد صاحب

ابن مکرم تنویر احمد گھمن صاحب (رچنا ٹاؤن لاہور)

گزشتہ دنوں ایک اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً ساڑھے اٹھارہ سال تھی۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑدادا مکرم جیوے خان صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ آپ فرسٹ ایئر کے طالب علم تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مجلس اطفال الاحمدیہ رچنا ٹاؤن کے فعال رکن تھے۔ حادثہ سے قبل جمعہ کی ڈیوٹی کیلئے تیار ہورہے تھے۔

(7)مکرم راول افضل سرا صاحب

ابن مکرم محمد افضل سرا صاحب (جرمنی)

15/فروری 2023ء کو 32 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پیدائشی طور پر معذور تھے لیکن چھوٹی عمر سے ہی خود کوشش کر کے اردو، پنجابی، انگریزی اور جرمن زبان میں مہارت حاصل کی۔ مرحوم نمازوں کے پابند اور غریبوں کے ہمدرد، بہت نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور ٹوئٹر اور دیگر سوشل میڈیا پر باقاعدگی سے تبلیغ میں حصہ لیا کرتے تھے۔

(8)عزیزہ کاشفہ مقصود

بنت مکرمہ فائزہ مقصود صاحبہ (جرمنی)

28/مارچ 2023ء کو دو سال تین ماہ کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆☆☆

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

ہے کیونکہ اس کے ظہور کا وقت وہی بیان ہوا ہے جب مسلمانوں کے اسلام سے روگردان ہو جانے کی اور کافروں کے کفر میں ترقی کر جانے کی خبر دی گئی ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کے اس پہلوان کا ظہور جوان گالیوں کی رو کو تعریف سے بدلوادے، مقام محمود کا ہی ایک کرشمہ ہے۔ میں نے اسی خدمت میں حصہ لینے کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات بیان کرنے کیلئے سال میں ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جس میں ہر مذہب وملت کے لوگ اپنے ان تاثرات کو بیان کرتے ہیں جو آپ کے حالات پڑھنے سے ان کے دلوں پر پڑتے ہیں۔ اقم الصلوٰۃ الآیتین۔ نماز پنجگانہ اور تہجد کے ذکر کے بعد جو مقام محمود کا ذکر کیا ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس شخص کے دشمن زیادہ ہوں اور بدگولوگوں کی تعداد بڑھ جائے اس کا علاج یہ نہیں کہ وہ ان سے الجھتا پھرے بلکہ ایسے وقت میں انابت الی اللہ اور بارگاہ الٰہی میں فریاد کرنا ہی ان فتنوں کو دُور کرتا ہے بلکہ اگر انابت بہت بڑھ جائے تو مذمت تعریف سے اور گالیاں دعاؤں سے بدل جاتی ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ آلہٖ وسلم سے ایسا ہی ہوا کہ جو لوگ آپ کو گالیاں دیتے تھے ایک دن عاشق صادق ہو گئے۔ عمرو بن عاص، خالد، عکرمہ، مردوں میں سے اور ہندہ عورتوں میں سے اس کی زبردست مثالیں ہیں۔ یہ لوگ آپ کی دعاؤں سے ہی کھنچ کر آ گئے ورنہ جس قدر عداوت ان کے دل میں تھی اس کا دور کرنا انسانی بس کی بات نہ تھی۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں (نعوذ باللہ من ذالک) کوئی نقص تھا تب ہی تو آپ کو اتنی گالیاں دی جاتی ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ بات نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کو گالیاں کسی عیب کی وجہ سے نہیں بلکہ حضور کی خوبیوں کی وجہ سے دی جاتی ہیں۔ دنیا کے کسی اور نبی کو تمام انسانوں کیلئے اسوہ حسنہ نہیں بنایا گیا تھا۔ اس لئے کسی نبی کی زندگی کے مکمل سوانح محفوظ نہیں کئے گئے۔ اگر دنیا کے مذہبی پیشواؤں میں سے کسی پیشوا کی زندگی کے حالات تفصیلاً موجود ہیں تو وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ آپ کی زندگی کا ہر واقعہ تاریخ میں موجود ہے۔ آپ کا کھانا۔ آپ کا پینا۔ آپ کا چلنا پھرنا اور بولنا اور بیٹھنا غرض ہر حرکت وسکون آپ کا محفوظ کرلیا گیا ہے۔ گویا جس طرح سے کسی شخص کی تلاشی لی جاتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضور کے اعمال وخیالات کو اکٹھا کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس کے باوجود آپ کا دشمنوں کے سامنے میدان میں جمے رہنا اور عقل سے کام لینے والوں کی نگاہ میں عزت پاجانا کوئی معمولی معجزہ نہیں اور اگر یہ عزت جو پورے امتحان کے بعد حاصل ہوئی ہے مقام محمود نہیں کہلاسکتی تو پھر کوئی اور عزت مقام محمود نہیں کہلاسکتی۔ حق یہ ہے کہ آپ کی زندگی کے صرف ایک دن کے واقعات کے برابر بھی دوسرے نبیوں کی عمر بھر کے واقعات محفوظ نہیں۔ پس ایسے مخفی وجودوں کی زندگی پر کوئی جرح کرے تو کیا کرے۔ پس کسی قوم کا اس پر خوش ہونا کہ اس کے نبی پر اس قدر اعتراض نہیں ہوتے کوئی معقول خوشی نہیں۔

میرے نزدیک آپ کیلئے جو مختلف مقامات محمودہ مقرر ہیں ان میں سے سب سے پہلا مقام محمود جو اس آیت کے نزول کے بعد آپ کو ملا مدینہ منورہ تھا۔ وہاں کی زندگی سے آپ کی حمد وستائش دنیا میں پھیل گئی چنانچہ دعا مندرجہ آیت میں اسی طرف اشارہ ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 374، مطبوعہ 2010 قادیان)

شعبہ نورالاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان بدری صحابہ کی سیرت کے بعض پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13/جنوری 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے حلیہ کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن جحشؓ کے قدو قامت کے بارے میں آتا ہے کہ نہ دراز قد تھے، نہ ہی پست قد تھے۔ آپ کے سر کے بال نہایت گھنے تھے۔

سوال اسلام میں سب سے پہلے جھنڈے کی ابتدا کس نے کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امام شعبی سے روایت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جھنڈے کی ابتدا حضرت عبداللہ بن جحشؓ نے کی۔

سوال سب سے پہلا مال غنیمت کس کو حاصل ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سب سے پہلا مالِ غنیمت حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو حاصل ہوا۔

سوال حضرت عبداللہ بن جحشؓ کی تلوار کس غزوہ میں ٹوٹی تھی اور رسول کریم نے انہیں اسکے بدلہ میں کیا عطا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن جحشؓ کی تلوار غزوہ احد کے دن ٹوٹ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو عُرجون یعنی کھجور کی ایک شاخ مرحمت فرمائی۔

سوال رسول کریم ﷺ کی حضرت زینب بنت خُزَیمہؓ سے کب شادی ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن جحشؓ جب اُحُد کے دن شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت خُزَیمہؓ سے شادی کرلی۔

سوال حضرت زینبؓ کی وفات کب ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زینبؓ کی وفات ماہ ربیع الآخر کے آخر میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کا جنازہ پڑھا اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

سوال حضرت صالح شقرانؓ کون تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت شُقرانؓ اور حضرت ام ایمنؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے ورثہ میں ملے تھے۔ غزوۂ بدر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد فرما دیا تھا۔

سوال حضرت شقران کی وفات کب ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت شقران کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

سوال کیا سواری پر نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت صالح شقرانؓ سے مروی ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گدھے پر سوار خیبر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ اشارے سے نماز ادا فرما رہے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سواری پر بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

سوال حضرت شُقرانؓ کے والد اور والدہ کا کیا نام تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ کے والد کا نام دُخشُم بن مَرضَخہ تھا اور آپؓ کی والدہ کا نام عُمَیرہ بنت سعد تھا۔

سوال آنحضرت ﷺ کو غسل دینے کی سعادت جن کو نصیب ہوئی وہ کون تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن اشخاص کو غسل دینے کی سعادت نصیب ہوئی وہ آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ، حضرت فضل بن عباسؓ، حضرت قُثَم بن عباسؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت صالح شقرانؓ تھے۔

سوال حضرت مالکؓ کی شادی کس سے ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مالکؓ کی شادی جمیلہ بنت اُبَیّ بنِ سَلُول سے ہوئی جو رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کی ہمشیرہ تھیں۔

سوال رسول کریم ﷺ نے مسجد ضرار کے منہدم کرنے کیلئے کس کو روانہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن دُخشُمؓ کے ساتھ حضرت مَعْن بن عَدِیؓ کے بھائی حضرت عاصم بن عدیؓ کو مسجد ضرار کے منہدم کرنے کیلئے روانہ فرمایا تھا۔

سوال حضرت عکاشہ بن محصنؓ کون تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عُکّاشَہ بن مِحْصَنؓ کی مِحْصَن بن حُرثَان ولدیت تھی۔ ابو محصن انکی کنیت تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور میں بارہ ہجری میں ان کی شہادت ہوئی۔

سوال امام شعبی رحمہ اللہ نے عکاشہ کی تعریف کن الفاظ میں کی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: امام شعبیؒ نے عکاشہ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے کہ ایک شخص تھا جو کہ جنتی تھا مگر پھر بھی زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتا تھا اور وہ عکاشہ بن محصن تھے۔

سوال صلح حلبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سی کمان سے تیر اندازی کرتے رہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سیرتِ حلبیہ میں ہے کہ غزوۂ احد کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنے کمان سے تیر اندازی فرماتے رہے جس کا نام کَتُوم تھا۔

سوال حضرت خارجہ بن زیدؓ کون تھے اور رسول کریم ﷺ نے ان کے متعلق کون سی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت خارجہ بن زیدؓ کی کنیت ابوزید تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت سعد بن مُعاذؓ اور حضرت خارجہ بن زیدؓ نے یہود کے چند علماء سے تورات میں موجود چند باتوں کے متعلق پوچھا جن کا جواب دینے سے ان علماء نے انکار کر دیا اور سچ کو چھپایا، جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَ الۡہُدٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الۡکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلۡعَنُہُمُ اللّٰہُ وَ یَلۡعَنُہُمُ اللّٰعِنُوۡنَ (البقرہ: 160) یقیناً وہ لوگ جو اسے چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح نشانات اور کامل ہدایت میں سے نازل کیا ہے اسکے بعد بھی کہ ہم نے کتاب میں اس کو لوگوں کیلئے خوب کھول کر بیان کر دیا تھا۔ یہی ہیں وہ جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور اس پر سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

سوال حضرت زِیَاد بن لَبِید رضی اللہ عنہ کا حضور انور نے کیا تعارف بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت زِیَاد بن لَبِیدؓ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو بَیَاضَہ بن عامر سے تھا۔ آپؓ کی نسل مدینہ اور بغداد میں مقیم تھی۔

سوال مسروق بن وائل کے کہنے پر رسول کریم ﷺ نے وادیٔ عتیق میں کس کو اسلام کی طرف بلانے کیلئے بھیجا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ضَحّاک بن نُعمان بیان کرتے ہیں کہ مسروق بن وائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وادیٔ عتیق سے مدینہ آئے۔ اور اسلام قبول کیا اور اسلام پر عمدگی سے قائم رہے۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں کہ آپؐ میری قوم میں ایک ایسے آدمی کو بھیجیں جو انہیں اسلام کی طرف بلائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کی طرف حضرت زِیَاد بن لَبِید انصاریؓ کو بھیجا۔

سوال حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زیادؓ اکتالیس ہجری میں حضرت معاویہ کے دَور حکومت کے شروع میں فوت ہوئے۔

سوال حضرت خالد بن بُکَیر رضی اللہ عنہ کی ولدیت کیا تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بُکَیر بن عبدِ یالیل ان کی ولدیت تھی۔ قبیلہ بنوسعد سے ہیں جو بنی عدی کے حلیف تھے۔

سوال حضرت عمار بن یاسرؓ کی کنیت کیا تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عمار بن یاسر کی کنیت ابویَقْظَان تھی۔

سوال حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کون سی ہجرتِ حبشہ میں شریک ہوئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمار بن یاسرؓ ہجرت حبشہ ثانیہ میں شریک تھے۔

......☆......☆......☆......

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا مَیں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی، تم جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے رستے میں، اپنے اموال اور اپنی جانوں کیساتھ جہاد کرتے ہو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (سورۃُ الصّف آیت 11، 12)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6/جنوری 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب خطبہ کے شروع میں حضور انور نے سورۃ الصّف کی آیت نمبر 11 تا 12 کی تلاوت فرمائی:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ہَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ۔ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ تُجَاہِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِاَمۡوَالِکُمۡ وَ اَنۡفُسِکُمۡ۔ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَ یُدۡخِلۡکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ۔ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا مَیں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ تم جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے رستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کیساتھ جہاد کرتے ہو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جنکے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے کون سے سال کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے 49 ویں سال کا اعلان فرمایا۔

سوال مالی قربانی کس لئے ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مالی قربانی اصلاح نفس اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے بہت ضروری ہے۔

سوال نومبائعین کو مالی نظام میں شامل کرنے کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نومبائعین کو بھی مالی نظام کا حصہ بنائیں یہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کیلئے بڑا ضروری ہے۔

سوال وقف جدید کے گزشتہ مالی سال میں کتنی وصولی ہوئی اور نئے شامل ہونے والوں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وقف جدید کے گزشتہ مالی سال میں 21 لاکھ 42 ہزار سے زائد کی وصولی ہوئی اور شامل ہونے والوں کی تعداد 4 لاکھ 66 ہزار ہے۔

سوال مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی تین پوزیشن کون کون سی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ اول، پاکستان دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر ہے۔

سوال اپنی زندگی کو سنوارنے کیلئے کیا ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اپنی زندگیوں کو سنوارنے کیلئے مالی قربانیوں میں حصہ لینا انتہائی ضروری ہے۔

سوال جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انکو اللہ تعالیٰ نے کیا تنبیہ کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو اللہ تعالیٰ کی تنبیہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو

ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

سوال: اگر حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی جماعت میں شمار ہونا ہے تو کیا کرنا ہوگا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی جماعت کی طرف منسوب کرنا ہے تو اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

سوال: بخل کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اَلشُّحّ یعنی بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا۔

سوال: چندوں کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریا کاری کے موقعوں میں تو صدہا روپیہ خرچ کریں۔ اور خدا کی راہ میں پیش و پس سوچیں۔ شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خست اور بخل کو نہ چھوڑے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ صحابہ پر چندے لگائے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر رہے۔ سو مردانہ ہمت سے امداد کے لئے بلا توقف قدم اٹھانا چاہئے۔ جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن بزرگان کی مالی قربانیوں کا ذکر روحانی خزائن میں کیا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام دین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی جو شاید تین آنے یا چار آنے روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندے میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقف جدید کی تحریک کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مَیں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اسکی طرف پوری توجہ دیں اور اسکو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندے میں حصہ نہ لے۔

سوال: وقف جدید کی کتنی رقم چندہ میں دینی چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جو وقف جدید کا چندہ ہے اس میں تو ایسی کوئی شرط نہیں ہے کہ ضرور اتنی رقم ہونی چاہئے۔ غریب سے غریب بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ دے سکتا ہے۔

سوال: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے بچنے کیلئے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔ یعنی اللہ کی راہ میں قربانی کرو چاہے آدھی کھجور کے برابر ہی کرو۔

سوال: وقف جدید کی تحریک مضبوط ہونے سے کیا ہوگا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی تعالیٰ عنہ ایک موقع پر فرماتے ہیں: مجھے امید ہے کہ وقف جدید کی تحریک جس قدر مضبوط ہوگی اسی طرح قدر اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا۔ ☆☆☆

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام لے کر اور آپؑ کی حقیقی اسلامی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک در ملک اس پیغام کو پہنچائیں
(پیغام برموقع اجتماع خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش 2022ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11446: میں شاہزادی فرحہ زوجہ مکرم طاہر احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن باراپال پوسٹ آفس راؤتپڑا ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد گلے کا ہار، کان کی بالیاں 3 جوڑی، انگوٹھیاں 5 عدد کل وزن 4 تولہ 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: 2 پائل، ایک پیر کی انگوٹھی کل وزن 10 تولہ۔ حق مہر 130000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ظفر اللہ خان صاحب   الامۃ: شاہزادی فرحہ   گواہ: صابر الدین خان

مسل نمبر 11447: میں انظر عبدل سلیم ولد عبدل سلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 9 جولائی 1994 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: دبئی مستقل پتہ: چارووِلا ویڈ ومالور پتھانا پورم صوبہ کیرلہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8 جنوری 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار AED,2500 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: نعمان مظفر   العبد: انظر عبدل سلیم   گواہ: اُویس احمد

مسل نمبر 11448: میں عائشہ شفاس زوجہ مکرم محمد شفاس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 4 جنوری 1983 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: دبئی مستقل پتہ: نور محل کوچنگاڈی ضلع ارناکولم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 جولائی 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 192 گرام سونا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار AED100 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: رفیع الحق   الامۃ: عائشہ شفاس   گواہ: مونس جمیل احمد

مسل نمبر 11449: میں زاہد احمد ولد مکرم نور محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 1 جنوری 1989 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: بریلی پوسٹ آفس بھاراوان تحصیل ساندیلہ ضلع ہردوئی صوبہ یوپی مستقل پتہ: پوسٹ آفس اڈینگ ضلع متھر صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 9598 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شیخ عطاء العزیز   العبد: زاہد احمد   گواہ: عارف احمد خان غوری

مسل نمبر 11450: میں لیاقت ولد مکرم عبدالستار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 25 نومبر 1969 تاریخ بیعت 2010ء ساکن محلہ رامگادیا نڈالا ضلع کپورتھلہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ساڑھے چار مرلہ رہائشی زمین جو کہ شاملاٹ زمین ہے جس پر چار کمرہ پر مشتمل ایک مکان ہے۔ یہ زمین خاکسار کی اہلیہ محترمہ جیکون بی بی صاحبہ کے نام ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ظہیر بھٹی   العبد: لیاقت علی   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 11451: میں رونہ خاتون زوجہ مکرم حاشر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 6 جون 1998 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسجد نزد FCI Godown پوسٹ آفس ریّا تحصیل بابا کالا ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 جون 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر 60000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: حاشر احمد   الامۃ: رونہ خاتون   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 11452: میں جے گن بی بی زوجہ مکرم لیاقت علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 10 نومبر 1972 تاریخ بیعت 2010 ساکن محلہ رامگادیا پوسٹ آفس نڈالا ضلع کپورتھلہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 جون 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو گرام سونا 22 کیریٹ زیور نقرئی: چاندی 6 تولہ حق مہر 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی

رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: جے گن بی بی   گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 11453: میں صدیق احمد ولد مکرم شریف احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 31 مارچ 1969 پیدائشی احمدی ساکن QRS-No-F-67-Sec-06Rourkela صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 60000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مشیر الدین   العبد: صدیق احمد   گواہ: برکت اللہ خان

مسل نمبر 11454: میں باسط سجاد خان ولد مکرم ساجد احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 20 اکتوبر 2000 پیدائشی احمدی ساکن اندوراانت ناگ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد   العبد: باسط سجاد   گواہ: راجا سلطان

مسل نمبر 11455: میں تبسم اختر زوجہ مکرم راجا سلطان احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 6 مارچ 1975 پیدائشی احمدی ساکن اندورہ شوانگس انت ناگ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر چالیس ہزار روپے، انگوٹھی ایک عدد اندازاً قیمت 5000 روپے، ایک جوڑی بالی 8000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راجا سلطان احمد خان   الامۃ: تبسم اختر   گواہ: مبارک احمد شیخ

مسل نمبر 11456: میں شائلہ ثمرین بنت مکرم مشتاق احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 21 اکتوبر 2002 پیدائشی احمدی ساکن اندورہ شانگس انت ناگ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مشتاق احمد   الامۃ: شائلہ ثمرین   گواہ: مبارک احمد شیخ

مسل نمبر 11457: میں قرۃ العین زوجہ مکرم ذوالفقار خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 3 جولائی 1983 پیدائشی احمدی ساکن اندورہ شانگس انت ناگ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 250000 روپے، ایک سونے کی انگوٹھی قیمت 6000 روپے ایک جوڑی کان کی بالی قیمت 10000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ذوالفقار خان   الامۃ: قرۃ العین   گواہ: مبارک احمد

مسل نمبر 11458: میں راجا فیضان احمد خان ولد مکرم راجا سلطان احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 15 اکتوبر 2004 پیدائشی احمدی ساکن اندورہ شانگس انت ناگ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد شیخ   العبد: راجا فیضان احمد خان   گواہ: راجا سلطان احمد خان

مسل نمبر 11459: میں مسرت خان زوجہ مکرم فیاض منصور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 20 نومبر 1984 پیدائشی احمدی ساکن اندورہ شانگس انت ناگ صوبہ جموں کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 75000 روپے، دو عدد انگوٹھیاں 12000 روپے، ایک جوڑی کان کی بالی 20000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیاض منصور   الامۃ: مسرت جان   گواہ: مبارک احمد شیخ

مسل نمبر 11460: میں اشفاق احمد خان ولد مکرم بشیر احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 26 جنوری 1992 پیدائشی احمدی ساکن اندورہ ضلع انت ناگ تحصیل شانگس صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راجا طارق احمد خان   العبد: اشفاق احمد خان   گواہ: مبارک احمد شیخ

مسل نمبر 11461: میں ناصرہ یعقوب زوجہ مکرم محمد یعقوب خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 15 اپریل 1950 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ اندورہ تحصیل شانگس ضلع انت ناگ صوبہ جموں کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 50 ہزار روپے، دو جوڑی بالیاں 20 ہزار روپے، ہار ایک عدد قیمت اٹھارہ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یعقوب خان   الامۃ: ناصرہ یعقوب خان   گواہ: سلطان نصر خان

مسل نمبر 11462: میں محمد فیصل پنڈت ولد مکرم محمد یوسف پنڈت صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 9 ستمبر 1996 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرقان علیم وانی   العبد: محمد فیصل پنڈت   گواہ: غلام علی نائک

مسل نمبر 11463: میں صبیحہ علیم بنت مکرم عبدالعلیم وانی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 2 مارچ 2002 پیدائشی احمدی ساکن آسنور تحصیل ڈی۔ایچ۔ پورا ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرقان علیم وانی   الامۃ: صبیحہ علیم   گواہ: غلام علی نایک

مسل نمبر 11464: میں توقیر احمد وانی ولد مکرم عبدالباسط وانی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 19 ستمبر 1998 پیدائشی احمدی ساکن آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرقان علیم وانی   العبد: توقیر احمد وانی   گواہ: غلام علی نایک

مسل نمبر 11465: میں بلال احمد ملک ولد مکرم سمیع اللہ ملک صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 5 اپریل 1992 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ آسنور ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء الکلیم   العبد: بلال احمد ملک   گواہ: غلام علی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا   اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE
(SINCE 1964) ﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾
قادیان دارالامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔
(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)
contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681
e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

EDITOR MANSOOR AHMAD Mobile. : +91 82830 58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadr.in www.alislam.org/badr	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 17 - August - 2023 Issue. 33	MANAGER SHAIKH MUJAHID AHMAD Mobile : +91 99153 79255 e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور افضال و انعامات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 ؍اگست 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت پر ہر دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوتی ہے۔اس کا ذکر جلسہ کی رپورٹ میں ہوتا ہے لیکن مختصر وقت میں سب کچھ بیان کرنا ممکن نہیں۔ان میں سے چند آج بھی بیان کروں گا۔

کنشاسا کے لوکل مشنری حمید صاحب لکھتے ہیں کہ ویرا شہر میں ہمارے ریڈیو پروگرام کو سُن کر مقامی امام مسجد عیسیٰ صاحب نے جماعت سے رابطہ کیا اور مشن ہاؤس آئے، جماعت کے پیغام کو سمجھا اور بیعت کر لی۔ پھر اپنے گاؤں جا کر تبلیغ کی اور چوبیس افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔بعد میں ہمارے مبلغ صاحب نے اُس گاؤں کا دورہ کیا اور مزید آٹھ افراد جماعت میں داخل ہوئے۔اس طرح وہاں نئی جماعت قائم ہوگئی۔

کنشاسا کے ایک صوبے، مائین دومبے کے ایک گاؤں میں معلم عمر منور صاحب کو تبلیغ کے لیے بھیجا گیا۔وہاں انہوں نے پمفلٹ تقسیم کیے۔جس کے دوران بعض شریر لوگوں نے پتھر مارے اور شور مچایا۔معلم صاحب پتھروں سے بچتے ہوئے تبلیغ کرتے رہے۔لوگ ان کے صبر و تحمل سے بہت متاثر ہوئے۔وہاں کی مسجد میں جا کر انہوں نے لوگوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے۔چالیس بیالیس افراد نے جماعت کی تبلیغ سے متاثر ہو کر بیعت کر لی اور نئی جماعت قائم ہوگئی۔

گنی بساؤ کے امام تمانے کہتے ہیں کہ آج تک ہم جماعت کے بارے میں یہی سنتے آئے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن و حدیث کو نہیں مانتے۔آج ہم نے جلسہ میں آپ کے خلیفہ کو دیکھا اور سنا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن و حدیث کی نصائح فرمائی ہیں۔ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور جھوٹا پروپیگنڈا ہمیشہ الٰہی جماعتوں کے خلاف ہوتا ہے۔اس لیے میں آج سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔

برونڈی کے ایک قصبہ میں سنی مسجد کے امام نے بہت کوشش کی کہ جماعت کی مسجد کو بند کروایا جائے۔لیکن اسکی ایک نہ چلی۔ہمارے معلم صاحب کو بلایا اور وفات مسیح کے بارے میں بحث شروع ہوئی۔ ہمارے معلم نے جب دلائل دیے تو ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور جماعت پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔انہی کے ایک شخص نے کہا کہ اس جماعت کا اسلام سمجھ میں آتا ہے۔لیکن آپ کا نہیں۔ آپس میں ہی ان کی لڑائی ہوگئی اور حکومت نے تین ماہ کیلئے اُن کی مسجد کو بند کر دیا۔ اب یہ طریق نام نہاد علماء پاکستان کی طرح ہر جگہ اختیار کر رہے ہیں کہ احمدیوں کی مسجدیں بند کرواؤ یا مینار اور محرابیں گرا دو۔جبکہ پاکستان کے کسی قانون میں نہیں لکھا کہ احمدیوں کو مینار بنانے کی اجازت نہیں ہے۔لیکن حکومت ان نام نہاد مولویوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہے اور یہ مولوی نقصان پہنچانے کی اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن یہ خود ہی سب مر جائیں گے۔

پاکستان میں ہمارے قرآن کی اشاعت پر پابندی ہے ترجمہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔بعض لوگوں پر ایسے کیسز درج ہوئے ہیں کہ تم قرآن کیوں سن رہے تھے۔یہ نام نہاد مسلمانوں کا اسلام ہے۔ اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ ہمارے راستے کھول رہا ہے۔تنزانیہ کے ایک معلم صاحب نے بتایا کہ تیس کلومیٹر دُور سے ایک شخص کا فون آیا کہ وہ قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ خریدنا چاہتے ہیں۔اُسے بتایا گیا کہ اُن کے علاقے میں مل جاتا ہے۔لیکن اُس نے کہا کہ مجھے جماعت کا ترجمہ اور تفسیر پسند ہے اور یہی چاہیے۔

مغربی دنیا میں بھی بعض ممالک جیسے سویڈن اور ڈنمارک وغیرہ میں قرآن کریم کی توہین کی جا رہی ہے۔وہیں پر جب اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کی جاتی ہے تو مخالفین کے رویے بدل جاتے ہیں۔آج جماعت احمدیہ ہی قرآن کریم کے مقام کو بلند کرنے اور اس کی تعلیم پھیلانے میں کوشاں ہے۔

قرآن کریم کی اشاعت اور اسلامی تعلیمات پر لٹریچر کا لوگوں پر کس طرح اثر ہوتا ہے اس بارے میں اور واقعہ بھی بیان کرتا ہوں۔ گولاگھاٹ بک فیئر کے موقع پر ایک مسلمان پروفیسر شبانہ یاسمین صاحبہ نے جب ہمارے سٹال کو دیکھا تو بہت خوش ہوئی اور سیدھا آ کر قرآن مجید کا آسامی ترجمہ اٹھایا اور اپنے ساتھی پروفیسر صاحب سے کہنے لگی کہ آج میرا یہ خواب پورا ہوگیا ہے۔میں ایک لمبے عرصہ سے قرآن کریم کے آسامی ترجمہ کی تلاش میں تھی۔ میرے ایک استاد تھے جنہوں نے بارہا مجھ سے قرآن مجید کے آسامی ترجمہ کا مطالبہ کیا تھا۔لیکن میرے پاس قرآن کریم کا آسامی ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کو نہیں دے سکی۔اس وجہ سے مجھے سخت ندامت ہوتی تھی اور اپنے مسلمان ہونے پر افسوس ہوتا تھا۔میرے استاد کی وفات کے بعد آج مجھے یہ قرآن کریم ملا۔

دھیما جی بک فیئر میں ایک ہندو خاتون بانتی دوباراس آئی تھی۔یہ لارڈ شیوا کا مندر بنا رہی ہیں اور اس کی تبلیغ کرتی ہے۔جب اس نے ہمارے سٹال کو دیکھا تو حیران رہ گئی کہ اس علاقے میں جہاں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے وہاں ایک اسلامی سٹال لگا ہے۔اس نے ہمارے سٹال پر آ کر گفتگو کی۔ بہت خوش ہو کر واپس گئی۔اگلے روز پھر واپس آئی۔ سٹال میں موجود تمام لوگوں کیلئے پھل وغیرہ لائی۔نیز قرآن مجید کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔اس نے قرآن مجید خریدتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا کہ آج میری زندگی کا ایک خواب آپ نے پورا کر دیا ہے۔

آخری شرعی کتاب قرآن کریم جس کا پڑھنا، سننا، رکھنا بھی پاکستان میں احمدیوں پر بین ہے اور ایک بہت بڑا جرم ہے۔ وہی کتاب ہے جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور دنیا کی اصلاح کر رہی ہے۔ مائیکرونیشیا کے مبلغ شرجیل صاحب کہتے ہیں کچھ عرصہ پہلے ایک شخص سائمن گیڈن نے جماعت سے رابطہ کر کے قرآن پاک کا نسخہ حاصل کیا۔کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن اچانک ان کا میسج آیا کہ میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ جب مسجد آئے تو کہنے لگے کہ پوری زندگی بائبل کو بہت تفصیل سے میں نے پڑھا ہے۔لیکن کوشش کے باوجود اس کی تعلیم دل میں نہیں بیٹھتی۔ سمجھ نہیں آئی کچھ بھی۔لیکن جب سے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا ہے تو ایسے لگا کہ اس کا ہر لفظ دل میں سیدھا داخل ہو رہا ہے۔وہ اس بات پر حیران تھے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ساری زندگی غلط تھا اور قرآن کریم کی تعلیم سے محروم رہا۔اب موصوف نہ صرف جماعت میں داخل ہو گئے ہیں بلکہ بڑی دلیری سے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔

برکینا فاسو مہدی آباد کے سعید وجیکا صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ہمارے گاؤں کی اکثریت نے احمدیت قبول کر لی تو ہمارے ایک عزیز نے ہمیں سعودی عرب بلایا اور خانہ کعبہ دکھا کر کہا کہ وہابیت اختیار کرو احمدیت چھوڑ دو۔ میں نے کہا اس مقدس مقام کے سائے میں کھڑا ہو کر دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں کوئی ایسا موقع نہ آئے کہ مجھے احمدیت چھوڑنی پڑے۔اللہ تعالیٰ مجھے اس سے پہلے حالتِ ایمان میں موت دے دے۔ان کا عزیز برکینا فاسو ملنے واپس آیا تو الحاج ابراہیم صاحب نے تبلیغ کی اور وہ احمدی ہوگیا۔

نائیجیریا کے رہائشی ایک شخص کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔اس سے قبل وہ مخالف گروہ کے سرگرم رکن تھے۔احمدیت قبول کرنے کے بعد ان کو شدید مخالفت کا سامنا ہوا۔ایک روز جب وہ کھیتوں میں کام کر رہے تھے تو شدید طوفان آیا۔اس وقت مخالفین کی یہ بات ان کی ذہن میں آئی کہ ایک روز تم کام سے واپس آؤ گے تو اپنا گھر تباہ و برباد دیکھو گے۔تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت تیری جماعت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہی موعود مہدی ہیں جن کی خوشخبری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی تو میرا گھر گرنے نہ دینا۔واپس آیا تو ان کا مکان کا ہر کمرہ محفوظ پایا۔کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا تھا۔جبکہ اِرد گِرد کے تمام گھر تباہ ہو گئے تھے۔ان کو یقین ہوگیا کہ یہ ایک الٰہی جماعت ہے۔

دنیا کے مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نظر آتی ہیں۔ جنہوں نے ہمیں حقیقی اسلام کی تعلیم دی۔یہ واقعات احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں اور لوگوں کے ایمان کو مضبوط کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ دنیا کی بھی نظریں کھولے اور ایمان اور یقین کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان دنوں میں کووڈ کی وبا دوبارہ پھیل رہی ہے لوگوں کو احتیاط کرنی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر پر چار مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور بعد از نماز جمعہ ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad